

عمران سریز

بلیک ماسک

مکمل ناول

از

منظہر کلیم ایم، اے

<http://forums.hibuddiez.com>

بلیک ماسک

مظہر کلیم

رانا ہاوس کے بیرونی برآمدے میں جوانا ایک کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسے یہاں اسی حالت میں بیٹھے ہوئے کافی ریگزر گئی تھی۔ جوزف اس دوران کئی بار اس برآمدے سے گزرا اور ہر بار اس نے جوانا کو اسی حالت میں ساکت و جامد بیٹھے ہوئے ہی دیکھا۔

"کیا بات ہے جوانا۔ کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔۔؟" آخر جوزف سے رہانہ گیا تو اس نے رک کر پوچھ ہی لیا۔
 "کچھ نہیں بس ویسے ہی بیٹھا ہوں"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے مسکرانے کا
 انداز بتاتا تھا کہ وہ زبردستی مسکرا رہا ہے۔

"کیا اکیڑیمیا یاد آ رہا ہے؟"۔۔۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی سمجھ لو"۔۔۔۔۔ جو انانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر باس سے چھٹی لے کر جاؤ اور دو چار ہفتے وہاں گزار آؤ۔۔۔۔۔۔ جو زف نے کہا۔

"اب میں وہاں جا کر کیا کروں گا؟"۔۔۔۔۔ جو انانے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا-کیا ایکریمیا بدل گیا ہے؟"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"نہیں، ایکریمیا تو اب بھی ویسا ہی ہے البتہ میں بدل گیا ہوں۔ اب نہ میں شراب پیوں گا اور نہ کسی کو ٹیڑھی

نظر سے دیکھنے پر اس کی گردن توڑ سکوں گا۔ پھر وہاں جا کر کیا کروں گا؟۔۔۔۔۔ جو انانے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پر بورت کے دیوتا کا اثر ہو گیا ہے؟"۔۔۔۔۔ جوزف نے پاس پڑی ہوئی کرسی

02

گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جوزف میں سوچ رہا ہوں کہ یہاں میں کیوں رہ رہا ہوں۔ کیوں اپنا وقت اور اپنی زندگی ضائع کر رہا ہوں۔ ماسٹراب کئی ماہ ادھر کا رخ نہیں کرتا۔ پھر تم اور میں سارا دن یہاں بیٹھے کھیاں مارتے رہتے ہیں۔"

آخر یہ کیا زندگی ہے۔۔۔۔۔"؟ جو انانے اس بات تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں زندگی گزارنے کے لیے باس نے کبھی روکا تو نہیں۔ کارتھارے پاس ہے۔ رقم بھی یہاں وافر مقدار میں موجود ہے اور کوئی حساب لینے والا بھی نہیں ہے جاو اور جا کر جو کرنا چاہتے ہو کرو۔" جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ نجانے ماسٹر نے کیا جادو کر دیا ہے۔ اب کہیں جانے اور کچھ کرنے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ سنیک کلرز والا ایک مشن مکمل کیا تھا۔ زندگی میں کچھ لطف آنے لگا تھا لیکن اب اس سے بھی گئے۔۔۔۔۔" جوانانے کہا۔

"تم نے بھی تو اگلی پچھلی ساری کسرا کھٹی نکالنی شروع کر دی تھی۔ یہ ایک ریسیا نہیں ہے پاکیشیا ہے۔ یہاں اس طرح کا قتل عام پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ چاہے قتل ہونے والے غنڈے اور بد معاش ہی کیوں نہ ہوں۔۔۔۔" جوزف نے کہا۔

[illegible]

10

[illegible]

"آپ کی مدد کے بعد میرے کرنے کے لیے تو کوئی کام باقی نہ رہا البتہ آپ سنیک کلرز کی رہنمائی کرتے رہیں۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے"۔۔۔۔۔ جو انانے کہا تو عمران بے اختیار رنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے صرف رہنمائی کرتا رہوں؟"۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو بہر حال آپ کرتے رہیں گے۔ البتہ میں آپ کو باقاعدگی سے رپورٹ دیا کروں گا۔ آپ ہماری رہنمائی کر دیا کریں"۔۔۔۔۔ جو انانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو دراصل تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارے ساتھ کام کروں؟"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ دراصل میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ اپنا کام چھوڑ کر ان چھوٹے چھوٹے غنڈوں اور بد معاشوں سے لڑتے پھر سں"۔ جو انانے اس بار سنجیدگی سے جواب دیا۔

"او کے پھر میں ٹائیگر کو بلا کر تمہارے ساتھ بھجوا دیتا ہوں۔ وہ ان معاملات میں خاصاً سمجھدار ہے۔۔۔۔۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ پھر فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر ٹائیگر کو کال دینا شروع کر دی اور ٹائیگر کے

تہہ خانے نما کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی زنجیروں سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا اور آنکھیں پھٹی پھٹی سی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ آدمی اپنے لباس اور انداز سے کسی شریف خاندان کا فرد دکھائی دے رہا تھا۔ اس آدمی کے منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی۔ اس لیے وہ خاموش کھڑا تھا۔ اچانک اس تہہ خانے نما کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دیو ققامت انتہائی ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ اس کے ایک کان میں بڑی سی بالی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ پر گہرے سرخ کی ہاف آستین شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار مندل شدہ نشانات تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور اس کی ٹھوڑی کی ہتھوڑا ٹائپ ساخت اس کی سفاکی اور بے رحمی کی نشان دہی کر رہی تھی۔ وہ بڑے اکڑے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دونو جوان تھے۔ یہ دونوں اپنے لباس اور انداز سے بدمعاش اور غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں کوڑا تھا جبکہ دوسرے کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ سب سے آگے آنے والا اندر موجود ایک کرسی پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔

"فضلو اس کے منہ سے ٹیپ ہٹاؤ۔۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھنے والے نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔

"لیس باس۔۔۔۔۔ مشین گن بردار نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے بندھے ہوئے آدمے کے منہ پر چپکی ہوئی ٹیپ بڑی بے دردی سے اکھاڑی اور اس آدمی کے منہ سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

"ابھی سے چیخنے لگ گئے ہو۔ تم نے کیا سمجھ لیا تھا کہ کونسلر بن جانے کے بعد تم جو چاہے کرتے پھرو گے؟۔۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھے ہوئی آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں تقریباً دھاڑتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں نے کیا کیا ہے۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں؟۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میرا نام شرفو ہے اور میں اس سارے علاقے کا بادشاہ ہوں سمجھے۔ تم سلطانی محلے کے کونسلر ہو۔ وہاں ہمارا ایک دشمن جس نے ہمارے آدمیوں کے خلاف مجبوری کی تھی چھپ کر رہا تھا۔ ہمارے آدمیوں نے اسے تلاش کر لیا اور پھر اسے باہر نکال کر گلی میں گولی مار دی تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور تم اس مرنے والے کی ماں کے ساتھ ہمارے خلاف کارروائی کرانے کے لیے پولیس کے پاس گئے تھے۔ بولو گئے تھے

ناں؟۔۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی جس نے اپنا نام شرفو بتایا تھا مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن یہ کونسلر ہونے کے ناطے میرا فرض تھا۔ میں اگر اس عورت کے ساتھ نہ جاتا تو علاقے کے لوگ مجھے برا بھلا کہتے۔" بندھے ہوئے آدمی نے آہستہ سے کہا۔

"اور اب علاقے کے لوگ کیا کہیں گے جب تمہاری دونو جوان بیٹیوں کو میرے آدمی تمہارے گھر سے نکال کر سڑک پر گھسیٹیں گے۔ ان کے لباس پھاڑ ڈالیں گے اور ان کی بے حرمتی کریں گے اور پھر انہیں گولیاں ماری جائیں گی۔ تمہارے پورے گھر کو بموں سے اڑا دیا جائیگا اور اس کوڑے سے تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ پھاڑ دیا جائے گا اور جب تم اپنے گھر کے سامنے زندہ لاش بنے ہوئے ہو گے۔ بولو اس وقت علاقے

سے گزرنے والے ایک آدمی کو روک کر پوچھا۔

"وہ سامنے ہے لیکن آپ کون ہیں؟"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر اور جوان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق اخبار سے ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو اس آدمی نے اشدت میں سر ہلادیا اور آگے بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس مکان کے دروازے کی کنڈی بجائی جس کی نشاندہی اس آدمی نے کی تھی۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان لڑکی باہر آ گئی۔ وہ ٹائیگر اور جوان کو دیکھ کر انتہائی خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"جوان ہلاک ہوا ہے ہم اس کی ماں سے ملنا چاہتے ہیں۔ ہمارا تعلق اخبار سے ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر سے کہا۔

"چاچی تو کنسلر آغا کے گھر گئی ہے۔ سنا ہے اسے بھی غنڈوں نے زخمی کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنسلر کا گھر کہاں ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کنسلر اس عورت کی مدد کرنے کی کوشش کی ہوگی اور غنڈوں نے اس کنسلر پر بھی حملہ کر دیا ہوگا۔

"سنہری مسجد سے آگے چوتھا گھر ہے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے جواب دینے ہوئے کہا۔

"اور چاچی کا نام کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سب اسے چاچی رحمتہ کہتے ہیں۔ انتہائی نیک عورت ہے۔ ان غنڈوں نے اس کے جوان بیٹے کو بے دردی

16

سے مار ڈالا اور چاچی رحمتہ کی اب کوئی مدد ہی نہیں کرتا۔ کاش کوئی اس کی مدد کرتا"۔۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔

"ہم اس کی مدد کریں گے بہن"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے سنہری مسجد کی طرف مڑ گیا۔ جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ سنہری مسجد سے آگے ایک کافی بڑا گھر تھا جس کا پھانک کھلا تھا اور سامنے بڑے صحن میں کرسیوں اور چار پائیوں پر کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ جس کے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں جبکہ ایک ادھیڑ عمر عورت اس کے سامنے ہاتھ بڑے کھڑی تھی۔

اب میں کچھ نہیں کر سکتا چاچی رحمتہ تم جاو اور بس صبر کرو"۔۔۔۔۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے عورت کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ تو وہ سب چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے اور پھر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دو آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"معاف کیجئے گا میں زخمی ہوں اٹھ کر آپ کا استقبال نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آپ اس علاقے کے کنسلر ہیں اور سنا ہے کہ آپ کو بھی غنڈوں نے اس لیے زخمی کر دیا ہے کہ آپ نے اس عورت کی جس کے بیٹے کو غنڈوں نے ہلاک کر دیا ہے مدد کی ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھنے کی بجائے وہیں رک کر کہا۔

"جی ہاں۔ یہ عورت ہے وہ جس کا بیٹا ہلاک ہوا ہے اس کا نام چاچی رحمتہ ہے۔ میں اس علاقے کا کنسلر

ہوں، میں نے ان کے خلاف تھانے میں رپورٹ درج کرانے کی کوشش کی لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ مجھے اغوا کر کے لے گئے اور پھر انہوں نے مجھے کوڑوں سے پیٹا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے ان کے راستے میں روکاؤ بننے کی کوشش کی تو وہ میری بیٹیوں کو اغوا کر کے سب کے سامنے ان کی بے حرمتی کریں گے۔ میرے گھر کو بھوں سے اڑا دیں گے۔ پولیس اور انتظامیہ ان سے بھتہ لیتی ہے اس لیے وہ ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی۔ یہ تو جناب انہوں نے مجھ پر رحم کھایا ہے کہ مجھے صرف دس بارہ کوڑے مار کر چھوڑ دیا ہے ورنہ لوگ تو جو چاہتے کر سکتے تھے۔۔۔۔۔ کوئسلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

17

"وہ کون لوگ تھے اور کہاں آپ کو لے گئے تھے؟۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے پوچھا۔
"میں اس معاملے میں کچھ نہیں بتاؤں گا جناب۔ بس مجھ پر رحم کریں۔ آ یقیناً اخبار والے ہیں اور نہ بھی ہوں تب بھی ان غنڈوں کو بہر حال اطلاع مل جائے گی اور پھر میری لڑکیاں اور میں برباد کر دیا جاؤں گا۔۔۔۔۔ کوئسلر نے کہا۔

"چاچی رحمتے آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کے بیٹے کو ہلاک کرنے والوں کے حلیے کیا تھے۔ ان کے قد و قامت غیرہ کی تفصیل بتا دیں؟۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے اس عورت کو مخاطبہ کر کہا جو سر جھکا ئے خاموش کھڑی تھی۔
"کیا کرو گے پوچھ کر تم نے بھی اخبار میں چھاپ دینا ہے اور کیا کرنا ہے۔ یہاں کوئی غریبوں کی مدد نہیں کر سکتا۔ کاش کوئی تو ایسا ہوتا جو مجھ بیوہ کی مدد کرتا۔۔۔۔۔ عورت نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیا ضرورت ہے حلیے پوچھنے کی۔ سلیمان نے تفصیل بتائی تو ہے۔ آ وچلیں۔۔۔۔۔ جو انانے ٹائنگر کو مخاطبہ ہو کر کہا۔

"میں کنفرم کرنا چاہتا تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے آ وچلیں۔ ٹائنگر نے کہا اور پھر وہ اس عورت سے مخاطب ہو گیا۔

"چاچی رحمتے ابھی اس ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ان غنڈوں اور بد معاشوں کا سر کھلے عام چل سکتے ہیں اور تم فکر مت کرو ہم جلد ہی ان دونوں کو پکڑ کر یہاں لے آئیں گے اور پھر تمہارے گھر کے سامنے گلی میں ان سے تمہارے بیٹے کا انتقام لیا جائے گا۔ ٹائنگر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ سب لوگ خاموش بیٹھے حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتے رہے۔۔۔۔۔

"اب کہاں جانا ہے۔ کہاں ہوگا ان کا ٹھکانہ؟۔۔۔۔۔ باہر گلی میں آ کر جو انانے کہا۔

"اصل گڑھ تو ناگورامیں ہے لیکن یہاں بھی ان کا ایک اڈا موجود ہے۔ "آ و۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے کہا اور پھر وہ مختلف گلیوں سے گزرتے ہوئے ایک بڑی سی گلی میں داخل ہو گیا۔ جو اناس کے پیچھے تھا۔ ہوٹل میں عام لوگ بیٹھے کھانا کھانے اور چائے پینے میں مصروف تھے۔ وہ سب انتہائی حیرت بھری نظروں سے ٹائنگر اور جو ان کو دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر ہلکے سے خوف کے تاثرات بھی ابھرا ئے تھے۔ ایک طرف لکڑی کا چھوٹا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات

18

تھے۔

کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں استاد کا لو کے نام کی وجہ سے تمہارا لہجہ برداشت کر گیا ہوں ورنہ بہر حال بتاؤ کیا بات ہے؟"۔۔۔۔۔
استاد سالار نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

'اپنا دماغ ٹھکانے پر رکھو استاد سالار۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم استاد کا لو سے ٹکرا سکتے ہو؟'۔۔۔۔۔ ٹائیگر
کا لہجہ بے حد سخت تھا جبکہ جوانا بالکل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بیزاری اور بوریٹ کے تاثرات
نمایاں تھے۔

"ٹھیک ہے بتاؤ کیا بات ہے؟"۔۔۔۔۔ اس بار استاد سالار نے نرم لہجے میں کہا۔

"جن دلوں نے اس محلے میں مجرگوں کی ہلاک کیا ہے ہم نے ان سے ملنا ہے۔ استاد کا لو تک ان کی
بہادری اور وفاداری کی اطلاع پہنچ چکی ہے اور اس نے انہیں اپنے خاص آدمیوں میں شامل کرنے کا حکم دیا
ہے اور ہم انہیں اپنے ساتھ لے جانے آئے ہیں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ تمہارا مطلب ماسٹر اور راگو ہے لیکن وہ تو؟"۔۔۔۔۔ استاد سالار کہتے کہتے رک گیا۔

20

"کیا کہنا چاہتے تھے تم۔ کھل کر بات کرو؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ دونوں تو انتہائی عام غنڈے ہیں۔ استاد شرفونے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس مجرکو ہلاک کر دوں۔ میں
نے ان دونوں سے کہا اور انہوں نے میرے حکم پر ایسا کر دیا ہے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ یہاں کا نیا منتخب
ہونے والا کونسلر ہلاک ہونے والے کی ماں کو ساتھ لے کر تھانے گیا ہے تو میں نے استاد شرفو کو اطلاع بھیج
دی اور استاد شرفونے کونسلر کو اپنے آدمیوں سے اغوا کر کے اسے ہلاک سا سبق دے دیا۔ اصل کام تو میں نے کیا
ہے۔"۔۔ استاد سالار نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ استاد سالار کو اس بات پر رنج ہے کہ
استاد کا لو نے اس کی بجائے ان دو عام سے غنڈوں کو کیوں اس پر ترجیح دی ہے وہ ان غنڈوں کی نفسیات جانتا
تھا۔

"استاد کا لو کو معلوم ہے اور جلد ہی تمہیں اس کا صلہ دیا جائے گا۔ بہر حال ان دونوں کو بلاؤ۔ ہمیں جلدی ہے
ورنہ استاد کا لو کو غصہ آ گیا تو پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارا اڈا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو استاد سالار نے ہاتھ
بڑھا کر میز پر رکھے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر پر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

'استاد سالار بول رہا ہوں۔ ماسٹر اور راگو کو ہوٹل بھیج دو ابھی اور اسی وقت"۔۔ استاد سالار نے کہا اور ریسیور
رکھ دیا۔

"وہ ابھی پہنچ جائیں گے"۔۔ استاد سالار نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد
راہداری سے قدموں کی آواز ابھری اور دو ہٹے کئے آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ واقعی عام سے غنڈے اور
بد معاش تھے۔ انہوں نے حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر اور جوانا کو دیکھا پھر استاد سالار کو سلام کر کے ایک
طرف کھڑے ہو گئے۔

"تمہیں بڑے استاد کا لو نے انعام دینے کے لیے طلب کیا ہے۔ یہ ان کے آدمی ہیں ان کے ساتھ

جاؤ"۔۔۔۔۔ استاد سالار نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"بڑے استاد کا لو نے۔ اوہ اوہ۔ کیا واقعی؟"۔۔۔۔۔ ان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آؤ ہمارے ساتھ جلدی کرو ورنہ دیر ہونے پر بڑا استاد ناراض بھی ہو سکتے ہے۔"۔۔۔۔۔ ناٹنگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی اٹھ کھڑا ہو گیا۔

21

"تم سے پھر ملاقات ہوگی استاد سالار۔ ویسے فکر مت کرو تمہیں بھی انعام ملے گا۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ سب ہٹل سے باہر گلی میں پہنچ گئے تھے۔

"تم میں سے ماسٹر کس کا نام ہے اور راکو کس کا ہے؟" ٹائیگر نے کہا تو ان دونوں نے اپنی اپنی شناخت کرا دی۔

آ و پہلے ہم نے اس کونسلر آغا کے ڈیرے پر چلنا ہے۔ اس کونسلر کے نام بھی بڑے استاد کا پیغام ہے۔ پھر آگے چلیں گے۔" ٹائیکر نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اسی سنہری مسجد والی گلی میں پہنچ گئے اور پھر سنہری مسجد سے آگے جب وہ کونسلر کے ڈیرے پر پہنچے تو وہاں ابھی تک لوگ موجود تھے۔ شاید وہ سب کونسلر کی عیادت کے لیے آ جا رہے تھے۔ کونسلر انہیں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ چاچی رحمتے کہاں ہے؟"-----ٹائیگر نے کونسلر کو مخاطب کر کے کہا۔

"وہ اندر زنان خانے میں ہے۔ کیوں؟"-----کنسلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے بلاؤ۔ یہ ہیں وہ دونوں جنہوں نے اس کے لڑکے کو ہلاک کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی آنکھوں سے انہیں دوبارہ دیکھ لے کیونکہ اس کے بعد ہم نے چلے جانا ہے۔"-----ٹائیگر نے کہا تو کونسلر نے ایک لڑکے کو بلا کر زنان خانے بھجوا دیا۔ ماسٹر اور اگڑا کھڑے ہوئے کھڑے تھے اور اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے یہ علاقہ ان کا مفتوحہ علاقہ ہو۔ ہاں موجود افراد کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد چاچی رحمتے وہاں پہنچ گئی۔

"دیکھو چاچی رحمتے یہ دونوں وہی آدمی ہیں جنہوں نے تمہارے بیٹے کو ہلاک کیا تھا؟"۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ یہی ہیں نامراد۔ ذلیل کمینے۔۔۔۔۔۔" چابجی رحمتے نے پیچھتے ہوئے کہا۔
 "خبردار تم نے اب اگر کوئی بکو اس کی تو گولی مار کر تمہیں بھی ڈھیر کر دیں گے۔ ہمیں صرف تمہارے بیٹے کو مارنے کا حکم ملا تھا اس لیے ہم نے تمہیں زندہ چھوڑ دیا ورنہ تمہیں بھی ساتھ ہی ڈھیر کر دیتے۔" ماسٹر نے انتہائی غصیل لہجے میں کہا۔

"چاچی رحمت تم اپنے گھر جاؤ۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

22

"کیوں کیا مطلب؟"۔۔۔۔۔ چاچی رحمتہ نے چونک کر پوچھا۔
 "یہ کونسلر صاحب پہلے ہی زخمی ہیں اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ ان کی شکایت اوپر پہنچے۔" ٹائیگر نے کہا۔
 "شکایت کسی شکایت جناب۔ میں نے کیا کیا ہے؟" کونسلر نے یکنخت گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "چلو چاچی رحمتہ میں کہہ رہا ہوں اپنے گھر جاؤ۔" ٹائیگر نے اس سے سخت لہجے میں کہا تو چاچی رحمتہ خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔

سالار نے کہا۔ اب وہ بڑی فرمانبرداری سے سب کچھ بتا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے جیب سے مشین پستل نکال لیا۔ دوسرے ہی لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی گولیاں سالار کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔ "آؤ جو اناب اس شرف سے بھی دو ہاتھ کر لیں"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور مشین پستل جیب میں ڈال کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا ریسیور اٹھایا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ "اوہ ٹونی، میں تمہیں کال کر کے بلانے ہی لگا تھا"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"میں تو ویسے ہی یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ تم سے بھی مل لوں۔ کیا بات ہے۔ کیا مجھ سے کوئی کام پڑ گیا ہے؟"۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

27

"ہاں بیٹھو۔ اور مجھے بتاؤ کہ کیا تم کسی ٹائیگر کو جانتے ہو؟"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو ٹونی بے اختیار چھل پڑا۔ "ٹائیگر کو۔ ہاں وہ پہلے بلیک کوبرا کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اب وہ اپنے آپ کو صرف ٹائیگر کہنا اور کہلوانا پسند کرتا ہے۔ انتہائی تیز ذہن اور ہوشیار آدمی ہے۔ صرف بڑی پارٹیوں کے کام کرتا ہے اور بڑی بڑی رقمیں لیتا ہے۔ تمہیں اس سے کیا کام پڑ گیا ہے؟"۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اس ٹائیگر کے ساتھ ایک دیوبیکل ایکریمی بھی دیکھا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"دیوبیکل ایکریمی، کیا وہ نیگرو ہے؟"۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے چونک کر کہا۔ "ہاں"۔۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"اوہ، میں سمجھ گیا کہ تم یہ سب کچھ کیسے پوچھ رہے ہو۔ کیا استاد شرفو وغیرہ کا سیٹ اپ تمہارا تھا؟"۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور ان دونوں نے پورا سیٹ اپ ہی تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ مجھے اب اطلاع ملی ہے۔ صرف مجھے اس ٹائیگر کے بارے میں بتایا گیا ہے اور میں نے سوچا کہ تم سے پوچھ لوں اس لیے تمہیں بلوار ہا تھا کہ تم خود ہی آ گئے"۔۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"یہ ایکریمی جو انا ہے اور کچھ عرصہ قبل اس نے سنیک کلرز نامی تنظیم بنا رکھی تھی جس کا وہ چیف ہے اور اس نے دارالحکومت میں قتل عام کر ڈالا تھا اور بڑے بڑے بد معاش اس کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ لیکن پھر غائب ہو گیا۔ اب ایک بار پھر نظر آنے لگا ہے لیکن تمہیں کیا ضرورت ہے اس قدر چھوٹے درجے کے بد معاشوں کی سرپرستی کرنے کی۔ تم تو اسلحہ کے بڑے اسمگلر ہو اور تمہارا یہ کام بہت اچھے طریقے سے اور وسیع پیمانے پر چل رہا ہے؟"۔۔۔۔۔۔ ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ چھوٹے درجے کے بد معاش بڑے لوگوں سے زیادہ ہمارے دھندے میں کام آتے ہیں۔ ان کے پولیس سے رابطے ہوتے ہیں اور یہ اسلحہ جہاں چاہیں آسانی سے پہنچا دیتے ہیں اس لیے میں نے باقاعدہ ان کا سیٹ اپ تیار کر رکھا تھا۔ گوپور ایسٹ اپ تو ختم نہیں ہو سکتا لیکن بہر حال ایک اہم حصہ ان لوگوں نے ختم کر دیا ہے اس

28

لیے میں ان کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں۔ بولو کیا تم یہ کام کر سکتے ہو؟"۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ٹائیگر کو ہلاک کرانا چاہتے ہو؟"۔۔۔ ٹونی نے نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں کیا اسے ہلاک نہیں کرایا جاسکتا؟"۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ کرایا جاسکتا ہے لیکن وہ بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ اگر وہ بیچ گیا تو پھر سید حاتم تک پہنچ جائے گا۔ یہ بات سوچ لو؟" ٹونی نے کہا۔

"مجھ تک وہ نہیں پہنچ سکتا۔ تم اپنی بات کرو۔ ٹائیگر اور اس جوانا دونوں کا خاتمہ کرانا ہے۔ بولو کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہوگا؟"۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

”سنو آرتھر۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو یا نہیں ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ ٹائیکرایک عام سامانِ غنہ ہے۔ اس لیے تم کسی بھی آدمی کو معاوضہ دے کر اس کو ہلاک کر دو گے۔ میں ٹائیکرا کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی علی عمران کا شاگرد ہے اور علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتا ہے اور دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ جوان اسی علی عمران کا آدمی ہے۔ اگر تم نے اس پر ہاتھ ڈالا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے خلاف کام شروع کر دے گی اور پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہاری تنظیم اور نہ تمہارا سیٹ اپ۔ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ ٹوٹی نے کہا اور آرتھر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔“

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن پھر کیا میں خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں اور انہوں نے اجازت دے دوں کہ وہ پورا سیٹ اپ ہی ختم کر دیں؟“ آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ نچلے درجے کے بدمعاشوں اور غنڈوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ کرنے دو انہیں البتہ تم اپنا رابطان سے ختم کر دو۔ اس طرح وہ خود ہی دو چار غنڈوں کو ہلاک کر کے خاموش ہو جائیں گے بدمعاشوں اور غنڈوں کی دار الحکومت میں کوئی کمی نہیں ہے۔ دس بارہ مرجائیں گے تو اور آ جائیں گے تم کیوں آنیل مجھے ماروالا کام کرنا چاہتے ہو؟"----- لٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی ایسی پارٹی تمہاری نظر میں ہے جسے یہ ٹاسک دے دیا جائے اور وہ کام بھی کرے اور ہمارا نام بھی سامنے نہ آئے کیونکہ میرے گودام اس علاقے میں ہیں جہاں یہ لوگ کام کر رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ

09

29

ان گوداموں تک پہنچ جائیں؟"۔ آرتھر نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر واقعی سوچنے والی بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر تم ایسا کرو کہ آسٹن سے رابطہ کر لو۔ وہ یہ کام کر سکتا ہے۔" ٹوونی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی مجھے اس کا تو خیال ہی نہ آیا تھا۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ آسٹن کی

"یہ سیشل آفس ہے جناب آپ اندر تشریف لے جائیں۔" ساتھ آنے والے نے کہا اور سائیڈ پر دباؤ والا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ کمرہ مکمل طور پر سوانڈ پروف ہے اور شاید اسی لیے اسے سیشل آفس بنادیا گیا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ میں نیم عریاں تصاویر کا زیادہ استعمال کیا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا۔

"دروازہ بند کر دو جوزف۔" عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے مڑ کر دروازے کو لاک کر دیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی چست پتلون اور گہرے کمر کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ شکل و صورت سے وہ زیر زمین دنیا کا کوئی نامور بد معاش ہی نظر آتا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے کئی مندمل نشانات تھے۔

"آپ پرنس ہیں؟"۔۔۔۔۔ آنے والے نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ عمران صوفی پر بیٹھ گیا تھا جبکہ جوزف اس کی سائیڈ پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں۔ کیا تم میگ ہو؟"۔۔۔۔۔ عمران نے بیٹھے بیٹھے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام میگ ہے۔"۔۔۔۔۔ آنے والے نے کہا اور پھر وہ عمران کے سامنے والے صوفی پر بیٹھ

گیا۔

"کیا تمہارے ذریعے آسٹن سے بات ہو سکتی ہے؟"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ خود کسی سے بات نہیں کرتا اس کے سارے معاملات میں ہی ڈیل کرتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کتنے آدمیوں کا خاتمی کرنا چاہتے ہیں؟"۔۔۔۔۔ میگ نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"دو آدمی ہیں جن میں سے ایک کا نام ٹائیگر ہے اور دوسرے کا نام جوانا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو میگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ دونوں تو؟"۔۔۔۔۔ میگ نے بے اختیار کہا لیکن پھر فقرہ مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ رک گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی کہنا چاہتے ہوں کہ ان دونوں پر تمہارے آدمی پہلے ہی حملہ کرت چکے ہیں۔ اور وہ دونوں اس وقت ہسپتال میں ہیں؟"۔ عمران نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"آپ۔ آپ کیسے جانتے ہیں یہ سب کچھ۔ کون ہیں آپ؟"۔ میگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام آسٹن ہے اور تم نے یہاں قاتلوں کا ایک بڑا گروپ بنایا ہوا ہے لیکن کلب میں

تم میگ کے نام سے بیٹھتے ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام علی عمران ہے اور ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور جوانا میرا

ساتھی۔ اگر تم اپنی ہڈیاں تڑوانا پسند نہ کرو تو خود ہی بتا دو کہ تمہیں کس پارٹی نے اس کام کے لیے ہار کیا تھا؟"۔

عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ میگ حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کسی انسان کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"تم۔ تم۔ کیا واقعی تم علی عمران ہو؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میگ نے رک رک کر کہا۔

"ہاں اور میں نے اپنا تعارف اس لیے کروایا ہے کہ تم ٹوٹ پھوٹ سے بچ سکو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہر حال میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس طرح یہاں میرے سامنے آ سکتے ہو اور یہ بھی درست ہے کہ میرا نام واقعی آسٹن ہے لیکن تمہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ تم میرے آفس میں ہو

46

اور کوئی بھی پیشہ ور قاتل اپنی پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آسٹن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو آسٹن آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پارٹی کا نام بتا دو اور پھر مجھے کنفرم کرا دو ورنہ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ صرف اتنی رعایت کر سکتا ہوں کہ تمہیں زندہ واپس جانے کی اجازت دوں کیونکہ تمہارے خلاف میرے پاس کوئی بگنگ نہیں ہے اور میں خواہ مخواہ کسی کو ہلاک نہیں کیا کرتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آسٹن نے اس بار بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اگر تم بضد ہو تو ٹھیک ہے ہم واپس چلے جاتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو آسٹن کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک ابھر آئی۔ وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اپنی زندگی کو میری طرف سے تحفہ سمجھنا ورنہ یہاں صرف میری انگلی کی معمولی سی حرکت سے تم دونوں بے جان ہو سکتے ہو"۔ آسٹن نے فاتحانہ لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا عمران کا بازو گھوما اور آسٹن بری طرح چپختا ہوا اچھل کر پہلے میز سے ٹکرایا اور پھر پلٹ کر نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کے لیے جسم کو سمیٹا ہی تھا کہ عمران کا پیر اس کی گردن پر پہنچ گیا اور دوسرے ہی لمحے میں آسٹن کا سمٹتا ہوا جسم یکنخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ عمرنانے پیر کا رخ تھوڑا سا واپس مڑا تو آسٹن کا انتہائی تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ نارل ہونے لگ گیا اور اس کے حلق سے نکلنے والی خرخراہٹ کی آوازیں بھی اب مدھم ہونے لگ گئی تھیں۔

"بولو کون پارٹی ہے۔ بولو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران بغیر اتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا آگے کی طرف موڑ دیا۔

"بب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہٹالو پیر۔ پپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیر ہٹالو"۔ آسٹن کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔

"بولو ورنہ"۔ عمران نے پیر کو تھڑا سا واپس مڑتے ہوئے کہا۔

47

"آرتھر۔ آرتھر پارٹی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آسٹن نے جواب دیا۔

"کون آرتھر تفصیل بتاؤ؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آرتھر اسلئے کا سٹگر ہے۔ شان پلازہ میں اس کا آفس ہے۔ انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کے نام

بڑے پھانک کے سامنے رک گئی۔ ٹونی نے بھی اپنی کار اس کے پیچھے روک دی۔ آرتھر نے مخصوص انداز میں تین بار

50

ہارن دیا تو چھوٹا پھانک کھلا اور ایک آدمی باہر آ گیا۔
 "بڑا پھانک کھولو جیکب"۔۔۔۔۔ آر تھر نے تیز لہجے میں کہا۔
 "یس باس"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھانک کھلا اور
 آر تھر کارا ندر لے گیا۔ اس کے پیچھے ٹوٹی بھی کارا ندر لے کہا۔
 "یہ میرا خاص اڈا ہے اس کا علم میری ذات کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے"۔ آر تھر نے کار سے اتر کر ٹوٹی سے
 کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ اب تفصیل سے بات ہوسکتی ہے۔"۔۔۔۔۔ ٹونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک بڑے سے کمرے میں جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا آ کر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے پھانک کھولنے والا اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور دو جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے شراب کی بوتل اور جام میز پر رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔ آرتھر نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور دونوں جام بھر کر اس نے بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

یہ یوپیو خصوصی شراب ہے اور مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا چکر ہے؟"۔۔۔۔۔ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹوٹی نے شراب سے بھر ایک جام اٹھایا اور گھونٹ لے کر واپس میز پر رکھ دیا۔

"میں آسٹن سے ملنے اس کے کلب آ گیا تو مجھے علی عمران اپنے ساتھی افریقی نیکرو کے ساتھ کلب سے باہر آتا دکھائی دیا۔ میں انہیں دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ وہ کار میں بیٹھ کر چلے گئے تو میں اندر گیا تو کاؤنٹر مین نے مجھے بتایا کہ آسٹن سپیشل آفس میں ہے۔ چونکہ میرے اور آسٹن کت تعلقات ایسے ہیں کہ مجھ اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اس لیے میں اس کے سپیشل آفس میں گیا لیکن سپیشل آفس کی رابدراری میں پہنچنے پر میں یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ وہاں اس کے چاروں محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں اندر سپیشل آفس گیا تو وہاں آسٹن کی لاش ملی۔ اسے بھی دل پر گولیاں ماری گئی تھیں۔ اسٹن کا لباس اس طرح مسلا ہوا تھا کہ میں سمجھ گیا کہ عمران نے اس پر اپنے مخصوص انداز میں تشدد کیا ہے اور چونکہ آسٹن کے آدمیوں نے ٹائیگر اور جونا کی کار پر بم مارا تھا اور وہ زخمی ہو گئے تھے۔ اس لیے علی عمران خود حرکت میں آ گیا۔ اسے بہر حال یہ آسانی سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ کارروائی اسٹن کی ہے اور لامحالہ اس نے آسٹن سے یہ بات پوچھنی تھی کہ ٹائیگر اور جونا پر حملہ کس پارٹی نے کرایا ہے اور وہ

51

شخص ایسا ہے کہ اس کے سامنے کوئی زیادہ دیر تک ٹھہر نہیں سکتا اور آسٹن نے لازماً اسے تمہارے بارے میں بتا دیا ہوگا اس لیے اس نے آسٹن کو ہلاک کر دیا کہ وہ تمہیں اطلاع نہ دے سکے اور چونکہ آسٹن تمہارے اس پلازے والے آفس کے بارے میں جانتا تھا اس لیے عمران لا محالہ تمہارے اس آفس پر ریڈ کرے گا یا اپنے آدمیوں کے ذریعے تمہیں اغوا کرائے گا تا کہ تم سے پوچھ گچھ کر سکے کہ تم نے آسٹن کو ٹائیگر اور جوانا کے قتل کی ٹیپ کیوں دی تھی اس لیے میں وہاں سے سیدھا تمہارے پاس پہنچا اور تمہیں اٹھا کر یہاں لے

[illegible]

53

"سیکٹر سروس نہیں جناب اس کے لیے کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے وہ کر رہا ہے۔ چونکہ ہمارے خفیہ گودام ناگور میں ہیں اور استاد کا لو ہمارے وہاں کے سیٹ اپ کا انچارج ہے اس لیے میں نے سوچا کہ اگر یہ لوگ اس تک پہنچ گئے تو ہمارے خفیہ گودام اوپن ہو جائیں گے اس لیے میں نے ان کے خاتمے کا ٹاسک دے دیا لیکن اس کے نتیجے میں یہ آدمی حرکت میں آ گیا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟" ----- آر تھر نے کہا۔

”تم نے بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے آرتھر۔ بہر حال گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب کچھ سنبھال لیں گے۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو؟“۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو آرتھر کا ستا ہوا چہرہ اس کی بات سنتے ہی بحال ہو گیا اور اس نے کونٹھی نمبر اور کارڈ لونی کے بارے میں تفصیل بتادی۔

"اوکے۔ پاکیشیا دارالحکومت میں ہمارا ایک خاص آدمی رابرٹ ہے میں اسے ہدایت دے کر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ تمہیں جو ہدایت دے تم نے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تم پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے سر"۔ آر تھر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"وہ ابھی تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ ڈونٹ وری۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرتھر نے ریسور رکھا اور پلگ ساکٹ سے نکال کر اس نے فون کو لیپٹ کر الماری میں رکھ دیا۔ یونان ایسا تھا کہ اس پر ہونے والی گفتگو کسی طرح بھی درمیان میں نہ سنی جاسکتی تھی اور یہ فون بھی اسے اسلحہ سپلائی کرنے والی اس بین الاقوامی تنظیم نے دیا ہوا تھا جس کا وہ یہاں پاکیشیا میں مین ایجنٹ تھا۔ فون کو واپس الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ سنگ روم میں آ گیا۔ "جیکب۔" آرتھر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے زور سے آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔ چند لمحوں بعد اس کا ملازم اندر داخل ہوا اور اس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک صاحب آ رہے ہیں۔ ان کا نام رابرٹ ہے انہیں عزت سے اندر لے آنا۔ میں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔" آرتھر نے کہا۔

54

"یس باس"۔ جیکب نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو اتر سمجھ گیا

وہ تیز قدم اٹھاتا کٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ براہ راست آرتھر سے ٹکرائے گا۔ اس نے کال نیل کا ہٹن پر پس کیا لیکن جب کچھ دیر تک کوئی باہر نہ آیا تو اس نے چھوٹے پھاٹک دبایا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پھاٹک اندر سے لاگ نہ تھا۔ اس نے اندر سر ڈال کر جھانکا اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی اسے خود بخود احساس ہو گیا کہ کٹھی خالی ہے۔

"کہیں ٹونی نے ڈاج تو نہیں دیا؟" ----- جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر جیسے ہی گیراج تک پہنچا وہ بے اختیار چھل پڑا اس کی ناک سے انسانی خون کی مخصوص بو بکرائی تھی۔ وہ چونکہ جنگل کاربنے والا تھا اس لیے اس کی قوتِ شامہ انتہائی تیز تھی۔

"اسے کس نے ہلاک کیا ہوگا؟"۔۔۔۔۔ جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے پوری کٹھی کی تلاشی لے ڈالی۔ کچن میں ایک اور آدمی کی لاش موجود تھی۔ اسے بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہ اپنے لباس سے کوئی ملازم ہی دکھائی دیتا تھا۔ جوزف دوبارہ اسی کمرے میں گیا جہاں آرتھر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس نے اس کے لباس کی تلاشی لی لیکن اس کے مطلب کی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی تو اس نے پوری کٹھی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ خاص طور پر اس نے آفس نمائندہ کے خصوصی تلاشی لی لیکن وہاں بھی سوائے غیر ملکی کرنسی کے اور کچھ نہ تھا۔ جوزف واپس سٹنگ روم میں آیا اور اس نے ریسورٹھا کر نمبر بریس کر دیئے۔

"رانا ہاوس۔۔۔" دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"۔ جوزف نے کہا اور پھر اس نے ٹونی سے پوچھ گچھ سے لے کر یہاں پہنچنے کے بارے میں بھی پوری تفصیل بتادی۔

"ٹھیک ہے۔ اس بین الاقوامی تنظیم کو یقیناً اطلاع مل گئی ہوگی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آرتھر کے خلاف کام کر رہی ہے اس لیے انہوں نے راستہ روک دیا لیکن تم نے ٹوٹی سے جو معلومات حاصل کی ہیں وہ آگے بڑھنے کے لیے کافی ہیں اس لیے تم واپس آ جاؤ تا کہ میں اس چوکیداری ٹائپ کے بور کام سے نجات حاصل کر سکوں"۔ عمران نے کہا۔

"باس آپ اتنی جلدی بور ہو گئے ہیں؟"۔۔۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم اور جوانا کیوں بور ہو جاتے ہو۔ بہر حال آج او میں نے ہسپتال ٹاننگر اور جوانا کو پوچھنے جانا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ یہاں کا عملہ اسے اچھی طرح جانتا تھا اس لیے کسی نے بھی اسے نہ روکا اور عمران ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں داخل ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی آفس میں موجود نہ تھے اس لیے عمران وہاں کرسی پر ہی بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صدیقی اندر داخل ہوئے تو عمران ان کے استقبال کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"السلام علیکم"-----عمر ان نے ان کے چونکنے سے پہلے ہی انتہائی خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"علیکم السلام عمران صاحب۔ آپ کب آئے ہیں؟"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے

67

جواب دیا۔ ان کے ہاتھ میں میڈیکل رپورٹس وغیرہ تھیں۔

"ابھی آیا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے ٹائیگر اور جوانا کی؟"-----عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ اب ٹھیک ہیں۔ بس ریسٹ کر رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ابھی انہیں ایک ہفتہ مزید ریسٹ کرنا چاہئے۔ وہ تو مجھے کہہ رہے تھے کہ انہیں ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے لیکن میں نے انکار کر دیا۔“۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے آپ کے پاس مریضوں کی کمی ہے اس لیے آپ چاہتے ہیں کہ رولنگ لگی رہے۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا میں ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔

"خدا کرے مریضوں کی کمی ہی رہے لیکن جس انداز میں آپ کہہ رہے ہیں اس انداز میں کوئی کمی نہیں ہے۔" ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کس کمرے میں ہیں؟"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔ آپ کام کیجئے مجھے صرف کمرہ بتادیں۔ اب یہ ہسپتال تو مجھے اپنے فلیٹ کی طرح جانا بیچنا لگتا ہے۔“۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"سپیشل سیکشن روم نمبر فائیو"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمر نانے اثبات میں سر ہلا دیا اور آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ روم فائیو کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ کمرے میں صرف دو ہی بیڈز تھے اور ان پر ٹائیکرا اور جونا لینیے ہوئے تھے۔

"ماشا اللہ۔ ماشا اللہ تو سنیک کلرز اب تھک کر آرام فرما رہے ہیں۔" عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو ٹائیکر اور جوانا جودونوں آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے تھے بے اختیار چوک پڑے۔

"اوہ باس آپ؟"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ماسٹر ہم غفلت میں مار کھا گئے تھے"۔۔۔۔۔ جو انانے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مار کھائی ہی غفلت میں جاتی ہے ورنہ اگر آدمی کو پہلے سے پتہ چل جائے کہ اسے مار پڑنے والی ہے تو وہ

بھاگ

68

جاتا ہے۔" عمران نے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹانگیں اور جونا دونوں کے چہروں پر شرمندگی

"ٹھیک ہے میں جا کر انہیں کہہ دیتا ہوں جس قدر جلد ممکن ہو۔ کا وہ تمہیں چھٹی دے دیں گے"۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً کھڑا ہوا۔
 "بیٹھو"۔۔ سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
 "ٹائنگر اور جوانا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچ گئے ہیں ورنہ ان پر قاتلانہ حملہ تو انتہائی خطرناک تھا"۔۔
 بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اللہ کا واقعی کرم ہو گیا ہے کہ جوانا کی خصوصی ساخت کی کار بہانہ بن گئی ورنہ تو یہ ختم ہو جاتے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "لیکن مجھے سلیمان نے بتایا کہ آپ رانا ہاؤس میں موجود تھے اور آپ نے سلیمان سے کہا تھا کہ اگر فلیٹ پر کوئی کال آئے تو وہ آپ کو رانا ہاؤس اطلاع کر دے۔ کیا وہاں کوئی خاص بات تھی؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 بلیک زیرو

70

نے کہا۔
 "جوزف ان قاتلوں کے خلاف کام کر رہا تھا کیونکہ وہ بھی بہر حال سنیک کلرز کا رکن ہے اور میں اس کی جگہ رانا ہاؤس کی چوکیداری کر رہا تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس دیا۔
 "لیکن سنیک کلرز کا ٹارگٹ کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
 "ٹاگور علاقے کو سانپوں سے پاک کرنا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔
 "ٹاگور" وہ تو متوسط طبقے کا وسیع رہائشی علاقہ ہے۔ وہاں کیا کسی خاص تنظیم کے آڈے ہیں؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
 "مجھے تو معلوم نہ تھا لیکن اب پتہ چلا ہے کہ اسلحے کی کوئی بین الاقوامی تنظیم بلیک ماسک ہے اور اس کے اسلحے کے گودام ہوں موجود ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
 "بلیک ماسک" اوہ اوہ۔ تو وہ یہاں بھی پہنچ گئی ہے؟"۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
 "کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے۔ کیا بلیک ماسک سے تم واقف ہو؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آج کے اخبار میں ایک خبر ہے کہ بہادرستان کی حکومت نے ایک ایسے آدمی کو پکڑا ہے جو ان کے مخالفوں کا آدمی ہے۔ اس سے کوئی دستاویز برآمد ہوئی ہے جس کے مطابق بہادرستان حکومت کے مخالفوں نے اسلحے کی

"مجھے استاد بھولا سے ملنا ہے۔ ایک خاصا بڑا کام دینا ہے اسے۔" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مخصوص انداز میں آنکھ بھی دبا دی۔

"اوہ اچھا۔ لیکن استاد تو اس وقت کلب میں ہوگا۔" ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔ ٹائیگر کے آنکھ دبانے سے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرا آئے تھے کیونکہ یہ عام بد معاشوں اور غنڈوں کا مخصوص اشارہ تھا جس کا مطلب بتاتا تھا کہ کام غیر قانونی ہے اور ظاہر ہے غیر قانونی کام کا اشارہ پولیس یا ایٹلی جنس والے نہ دے سکتے تھے۔"

"کہاں ہے وہ کلب مجھے بتا دو ہاں اس سے مل لیں گے؟" ٹائیگر نے کہا۔
 "آپ تلاش نہ کر سکیں گے۔ میں آپ کے ساتھ ایک لڑکا بھیجتا ہوں۔" ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور پھر اس نے اندر

78

کام کرنے والے ایک لڑکے کو آواز دے کر بلایا۔
 "جی صاحب؟"۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے قریب آ کر کہا۔
 "استاد بھولا کلب میں ہے انہیں وہاں پہنچاؤ۔" ادھیڑ عمر آدمی نے لڑکے سے کہا۔
 "جی صاحب۔ آؤ جی۔۔۔۔۔ لڑکے نے کہا۔
 "یہاں سے کتنی دور ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔
 "قریب ہی ہے۔ کارو ہاں جاسکتی ہے۔"۔۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہات ٹائیگر نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور اس ادھیڑ عمر کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
 "اوہ جی اس کی کیا ضرورت تھی۔ آپ کی مہربانی جناب۔" ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جلدی سے ہاتھ میں آنے والے بڑے نوٹ کو اپنی جیب میں ڈال دیا۔
 "کار میں بیٹھ جاؤ۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے لڑکے سے کہا اور پھر جوانا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ٹائیگر نے لڑکے کو فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا اور پھر اس لڑکے کے راستہ بتانے پر وہ دو تین گلیوں سے گزر کر ایک تنگ سی گلی کے سامنے پہنچ گئے۔

"یہاں روک دیں کار جی۔ وہ اس گلی کے اندر ہے۔"۔۔۔۔۔ لڑکے نے مودبانی لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار ایک طرف روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔
 "آؤ جی۔۔۔۔۔ لڑکے نے گلی میں داخ ہوتے ہوئے کہا تو اس کے پیچھے ٹائیگر اور جوانا بھی گلی میں داخل ہوئے۔ گلی نے آگے جا کر جیسے ہی موڑ کاٹا سامنے ایک بند دروازہ تھا۔
 "یہ دروازہ ہے جی کلب کا۔"۔۔۔۔۔ لڑکے نے کہا۔

"اس ہوٹل پر جو آدمی بیٹھا ہوا تھا جس نے تمہیں بھیجا تھا کیا نام ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اس لڑکے سے پوچھا اور ساتھ ہی جیب سے ایک نوٹ نکال کر لڑکے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
 "استاد رمضان ہے جی۔ وہ استاد بھولے کا ماموں ہے جی۔" لڑکے نے خوش ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو لڑکا سلام کر کے تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا گلی کراس کر کے

"ہاں۔ مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ یہ لوگ تمہیں اور مجھے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ پھر چیف آر تھر نے اسٹن کے ذریعے ان پر قاتلانہ حملہ کرایا اور یہ دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ پھر انہیں کسی خفیہ سرکاری ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا

86

ہے۔ اس کے بعد ہیڈ کوارٹر آفس سے اطلاع ملی کہ آر تھر کو بھی ہیڈ آفس نے ناکامی کی سزا دے کر ہلاک کر دیا ہے اور اب چیف آر تھر کی بجائے رابرٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ نے حکم دے دیا ہے کہ ہم دوسری اطلاع تک اسلحے کی سپلائی بھی بند کر دیں اور گوداموں کو بھی سیل کر دیں کیونکہ ہیڈ کوارٹر اس وقت تک کام آگے نہیں بڑھانا چاہتا جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا تعلق پاکیشیا کے سیکرٹ سرس سے کسی نہ کسی انداز میں ہے۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بھولے تک تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے گئے ہوں گے اور یہ تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچنا چاہتے ہوں گے۔" کالونے پوری بات تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس لیکن اب ان کا خاتمہ یقینی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ احسن کے آدمیوں کا ناگور میں جال بچھا ہوا ہے اور وہ اپنے کام میں ماہر ہے؟"۔۔۔۔۔ شرفونے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب ابہیں زندہ بچ کر نہیں جانا چاہتے اور سنو ان سے تم نے ایک آدمی علی عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں پھر مجھے رپورٹ دینا۔ میں اس علی عمران کا فوری طور پر خاتمہ کرانا چاہتا ہوں تاکہ ہمارا بزنس دوبارہ شروع ہو سکے۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کالونے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا باس۔" شرفونے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور شرفونے بھی ریسیور رکھ دیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ ریسیور اٹھا لیا۔

"شرفو بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ شرفونے کہا۔

"احسن بل رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ یہ دونوں بے ہوشی کے عالم میں دھوبی گھاٹ والے اڈے میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود ہیں۔ میں وہیں سے کال کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں سے پکڑے گئے ہیں اور کیسے، تفصیل بتاؤ کیونکہ ان میں بڑا استاد کا لو بھی دلچسپی لے رہا ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شرفونے کہا۔

"یہ گولی مار ہوٹل پہنچ گئے تھے اور وہاں آپ کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ میرے آدمیوں نے چیک کر لیا اور پھر ان پر گیس ماسک فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔" احسن نے جواب دیا۔

87

"اوہ۔ تو یہ بھولے کے پاس اسی لیے گئے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ بڑے استاد کا لو کی معلومات درست ہیں کہ یہ لوگ میرے اور بڑے استاد کا لو کے پیچھے ہیں۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ شرفونے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک ماسک کا چیف اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھا لیا۔
 "یس"۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"بروکس بول رہا ہوں چیف"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایشیائی سیکشن کے انچارج بروکس کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیا رپورٹ ہے؟"۔۔۔ چیف نے چونک کر پوچھا۔
 "چیف کا فرستان میں ہمارا سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کا فرستان میں۔ کیا مطلب۔ کیسے؟"۔۔۔۔۔ چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
 "چیف سپیشل ارڈر کی سپلائی کے لیے وہاں خصوصی انتظامات کئے گئے تھے کہ اچانک اطلاع ملی کہ پورا سیٹ اپ ہی وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس نے ختم کر دیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی نے سیٹ اپ کے خلاف پوری تفصیل سے ملٹری انٹیلی جنس کو مخبری کی ہے جس کے نتیجے میں یہ کام ہوا ہے"۔۔۔۔۔ بروکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ جبکہ اس سپیشل سپلائی کے لیے ہم پر انتہائی دباؤ ہے۔ ہم نے اس سپلائی کے حصول کے لیے انتہائی جدوجہد کر رکھی ہے اور ہمیں جلد ہی مال ملنے والا ہے لیکن اب ہم اسے سپلائی کیسے کریں گے۔ پاکیشیا میں بھی سیٹ اپ کام نہیں کر رہا اور کا فرستان میں بھی یہ صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بلیک ماسک کو ہر طرف سے مفلوج کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔۔ چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
 "چیف میں نے بھی اس پوائنٹ پر کام کیا ہے اور مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق مخبری کرنے والے نے

88

ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو جو رپورٹ فیکس کی ہے اس میں اس نے درج کیا ہے کہ اسے یہ معلومات پاکیشیا سے اس کے کسی دوست نے بھیجی ہیں جو وہ ملٹری انٹیلی جنس کو بھیج رہا ہے اور یہ معلومات سو فیصدی حتمی ہیں"۔۔۔۔۔ بروکس نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ چکر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف باقاعدہ کام کر رہی ہے اور اس نے کا فرستان میں بھی ہمارا راستہ روکا ہے لیکن اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ زیادہ سے زیادہ پاکیشیا میں کام کرتی۔ اسے کا فرستان کے سیٹ اپ سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے جبکہ پاکیشیا اور کا فرستان ایک دوسرے کے دشمن ممالک ہیں"۔۔۔۔۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف جہاں تک س پوائنٹ پر میں نے سوچا ہے میرے خیال کے مطابق ایسا بہادرستان کی حکومت کے مخالف گروپ کو سپلائی کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔۔۔۔ بروکس نے جواب دیا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔
 "اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تمہارا مطلب ہے کہ چونکہ پاکیشیا اور بہادرستان کے درمیان اچھے تعلقات ہیں اس لیے پاکیشیا نہیں چاہتا کہ حساس اسلحہ بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ کو سپلائی ہو سکے لیکن انہیں ہماری سپلائی کا کیسے علم ہو گیا؟"۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

تاثرات نمایاں تھیں کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ریسپور

90

اٹھالیا۔

"لیس"۔۔۔۔۔ چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈیسی بول رہا ہوں مارکر"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا تو چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈیسی۔ تم۔ تم نے بروقت کال کی ہے۔ کیا تم فوری طور پر میرے آفس میں آ سکتے ہو ابھی اور اسی وقت؟"۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی ایمر جنسی ہے؟"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ ابھی آ جا و جلدی"۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"اوکے میں آ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے ریسپور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا ریسپور اٹھا کر اس نے دو مختلف بٹن پریس کئے اور دوسری طرف سے بولنے والے کو ڈیسی کی آمد کے بارے میں بتا کر ہدایت کی کہ اسے فوراً اس کے آفس پہنچا دیا جائے۔ اس کے بعد ریسپور رکھ دیا۔

"اگر ڈیسی رضا مند ہو جائے تو یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے"۔ چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک چھری لے لیکن ورزشی جسم کا خوشنود جوان جس نے جینز کی پینٹ اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔

"آؤ ڈیسی۔ میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ چیف نے اس کے استقبال کے لیے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ آج سے پہلے تو میں نے تمہیں کبھی اس عالم میں نہیں دیکھا؟"۔۔۔۔۔ ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کر کے وہ میز کی دوسری طرف بڑھ گیا۔

"ایک ایسا کام سامنے آیا ہے جس میں تمہاری مدد کی ضرورت ہے"۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"میری مدد کی۔ کیا مطلب۔ میں تمہارے دھندے میں کیا مدد کر سکتا ہوں جبکہ یہ تو میرا فیلڈ ہی نہیں ہے؟"۔۔۔۔۔ ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

91

"تم منشیات کے دھندے سے منسلک ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا سارا مال بہادرستان سے آتا ہے اور اس سلسلے میں تم نے باقاعدہ ایک نیٹ ورک بنا رکھا ہے؟"۔ چیف نے کہا۔

"ہاں پھر؟"۔۔۔۔۔ ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے نیٹ ورک کے ذریعہ ایک سپلائی بہادرستان تک پہنچا سکتے ہیں۔ تمہیں اس کا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن تمہارے اپنے سیٹ اپ کا کیا ہوا ہے جو تم میرے نیٹ ورک سے کام لینا چاہتے

خیال ہے کہ ہمیں اس کے مرکز پر ہاتھ ڈالنا چاہیے۔"-----بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن پھر تو باقاعدہ سیکرٹ سروس کامشن بن جائے گا۔ ایسا مشن جس سے براہ راست پاکیشیا کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور حکومت بہادرستان نے ہمیں سرکاری طور پر درخواست بھی نہیں کی۔" عمران نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

"بہادرستان اسلامی ملک ہے اور ہمارا اچھا ہمسایہ بھی ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں باقاعدہ درخواست کرے جبکہ یہ خصوصی اسلحہ اگر بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ کے ہاتھ لگ گیا اور انہوں نے اس کی مدد سے بہادرستان کی حکومت پر قبضہ کر لیا تو پھر یہ نتیجہ ہوگا کہ بہادرستان کا فرستان کے ساتھ اٹچ ہو جائے گا۔ اس طرح بھی پاکیشا کو شہید نقصان پہنچے گا۔ آپ خود وہی تو اس پوائنٹ پر سرسلطان سے بات کر رہے

93

تھے؟۔۔۔۔۔ بلکہ زیرو نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ اس بلیک ماسک کے خلاف باقاعدہ کام کیا جائے؟"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میرے خیال میں ایسا ضروری ہے کیونکہ جس قسم کا اسلحہ بلیک ماسک بہادرستان حکومت کے مخالف گروپ سپلائی کر رہی ہے وہ اس تک پہنچ گیا تو معاملات پلٹ بھی سکتے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اب جبکہ حکومت کا فرستان میں بھی ان کا سیٹ اپ ختم ہو چکا ہے اور پاکیشیا میں بھی ت پھر یہ سپلائی وہ کسے کر س گے؟" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب وہ کسی اور مجرم تنظیم کے سیٹ اپ کو بھی تو استعمال کر سکتے ہیں؟"۔ بلیک زیرو نے کہا تو
عمران نے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ پوائنٹ واقعی قابل توجہ ہے۔ ہاں واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔" ----- عمران نے جواب دے کر ہنسنا شروع کیا۔

"ہمیں ہر صورت میں یہ سپلائی روکنی چاہئے کیونکہ اس میں بہر حال پاکیشیا کا قومی اور مجموعی مفاد پوشیدہ ہے۔" - بلک زبرونے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ایکری میا چلے جا اور وہاں سے صرف یہ معلوم کرو کہ وہ لوگ سپائی کس ذریعے سے کرار ہے ہیں؟" - عمران نے کہا۔

"آپ کی دلچسپی صرف سپلائی ہی ہے آپ اس تنظیم کخفاف کوئی ایکشن نہیں لینا چاہتے۔" بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"بلیک زیرو ایسی تنظیمیں پوری دنیا میں حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ ہم کس کس کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔ یہ تنظیمیں عموماً عام اسلحہ ہی سپلائی رہتی ہیں البتہ خصوصی سپلائی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اس لیے مجھے ایسی تنظیموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے البتہ کمپیوٹر انزبارودی سرنگیں واقعی انتہائی حساس اور اہم اسلحہ ہے اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ایسی بارودی سرنگیں صرف ایکریمن فوج کے زیر استعمال ہیں یا پھر بڑی بڑی سپر

چلا گیا۔ اسی لمحے جوانانے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں جبکہ ٹائیگر نے اپنی کلائیوں میں موجود کڑوں کو انگلیاں موڑ کر ٹوٹنا شروع کر دیا کیونکہ اسے ان غنڈوں کے بارے میں معلوم تھا کہ یہ لوگ انتہائی مشتعل مزاج ہوتے ہیں اور پھر جبکہ اس شرفو کا بھائی ہلاک ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اندر داخل ہوتے ہی ان پر فائرنگ شروع کر دیں اور پھر چند لمحوں میں ہی اس نے کڑوں میں موجود بیٹن پریس کر لیے۔

"یہ ہم کہاں ہیں ٹائیگر؟"۔۔۔۔۔ اسی لمحے جوانا کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتادی اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک دیو قامت اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجاتھا اور اس کے ایک کان میں چھوٹی سی بالی تھی۔ اس نے جینز کی پیٹ اور گہرے زرد رنگ کی پھولدار ہاف آستین کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے اور اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کی ٹھوڑی ہتھوڑے جیسی اور آگے کی طرف بڑھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے چہرے اور انداز سے ہی کوئی بڑا بد معاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں انکیشن لگائے تھے۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا خاردار کواڑا تھا۔ "ہونہہ۔ تم ہو وہ بد بخت جنہوں نے میرے بھائی کرامت کو ہلاک کیا ہے؟" گنجے نے اندر داخل ہوتے ہی

دھاڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام شرفو ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہاں میرا نام شرفو ہے اور اسے اچھی طرح یاد کر لو تاکہ قبر میں بھی تمہیں یہ نام یاد رہ جائے اور تم خوف سے کانپتے رہو"۔ شرفو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔

"ہم تو تمہیں خود تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ یہ اچھا ہوا کہ تم نے ہمیں خود ہی یہاں بلوایا"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن تم نے نہ صرف میرے آدمیوں کو ہلاک کیا ہے بلکہ میرے چھوٹے بھائی کو بھی ہلاک کر دیا ہے اس لیے اب تمہاری موت عبرت ناک ہوگی"۔ شرفو نے کہا۔

"چلو جس قدر جی چاہے عبرت حاصل کر لینا۔ ہم تمہیں نہیں روکیں گے۔ بس پہلے اتنا بتا دو کہ تمہارا بڑا استاد کاکو کہاں ہوتا ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"استاد کالو کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ شاید اس کا اپنا سایہ بھی اس کے وجود سے بے خبر رہتا ہوگا"۔۔۔۔۔ شرفو نے کرخت سے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑ کر ساتھ کھڑے ہوئے اس آدمی کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔

"چلو شروع ہو جاؤ۔ پہلے اس زیادہ بولنے والے کی بوٹیاں اڑا دو پھر اس کا لے دیو کی باری آئے گی"۔۔۔۔۔ شرفو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس باس"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور کوڑے کو جھٹاتا ہوا تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹائیگر"۔۔۔۔۔ اسی لمحے جوانانے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فکر مت کرو جوانا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانانے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"شروع ہو جاوے خبردار اگر تمہارا ہاتھ رکا۔۔۔۔۔۔ شرفو نے یلکھت چیختے ہوئے کہا تو اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے کوڑے والا ہاتھ ہوا میں اٹھایا ہی تھا کہ ٹائیگر نے انگلیوں پر دباو ڈال دیا اور کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی کلائیوں میں موجود دونوں کڑے کھل کر دیوار کے ساتھ جاٹکائے اور اس کے ساتھ ہی ٹیگر بجلی

97

کی سی تیزی سے اپنے قدموں پر جھک گیا۔ اس کا اس انداز میں جھکنا ہی اسے کوڑے کی ضرب سے بچا گیا تھا کیونکہ کوڑا شرواپ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔

"یہ۔ یہ اس نے کس طرح ہاتھ کھول لیے؟"۔۔۔۔۔۔ شرفو نے اچھل کر کھڑے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹائیگر کا جسم ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے کی طرح اس آدمی کی طرف بڑھا جو دوسری بار کوڑا مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا رہا تھا اور پھر اس کے منہ سے یلکھت چیخ نکلی اور وہ گھومتا ہوا کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے شرفو پر جا گرا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اس انداز میں گھما کر پھینکا تھا کہ اس کا جسم گھومتا ہوا شرفو سے جا ٹکرایا تھا اور کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اور دونوں چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ اسی لمحے ہلکے سے دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی جو ان کے دونوں بازو آزاد ہو گئے۔ اس نے دیوار میں نصب دونوں فولادی کڑے بھی جھٹکے سے باہر نکال لیے تھے۔ زنجیریں اور کینڈے اس کے بازوؤں سے ہی لٹک رہے تھے جبکہ ٹائیگر کا جسم جس تیزی سے آگے کی طرف بڑھا تھا اسی تیزی سے واپس سمٹا اور چند لمحوں میں اس نے اپنے پیروں میں موجود کڑوں کے بٹن کھول لیے۔ ادھر جو انانے بھی یہی کام کیا اور وہ بھی بجلی کی سی تیزی سے اپنے پیروں پر جھکا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ جب تک شرفو اور اس کا آدمی جو ایک دوسرے سے ٹکرا کر کرسی سمیت نیچے گرے تھے اٹھ کر کھڑے ہوتے ٹائیگر اور جو انانے دونوں کڑوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ ٹائیگر نے پیر آزاد ہوتے ہی لمبی چھلانگ لگائی اور دوسرے ہی لمحے وہ اس آدمی کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والا خاردار کوڑا جھپٹ کر سیدھا ہو گیا تھا جبکہ جو انانے اس دوران اپنے بازوؤں سے منسلک کڑے ہٹا دیئے تھیا اور اب وہ چاروں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"تم، تم نے یہ سب کیسے کر لیا؟"۔۔۔۔۔۔ شرفو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر یہ دیکھ کر مسکرا دیا تھا کہ شرفو کے چہرے پر خوف کے تاثرات موجود نہ تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ خاصے مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے دیکھا کہ وہ آدمی جس کے ہاتھ میں کوڑا تھا اس کا ایک ہاتھ تیزی سے اس کی جیکٹ کی جیب کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ جیب سے ریوالور نکالنا چاہتا ہے کیونکہ اس کی جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ اس میں ریوالور موجود ہے جبکہ شرفو نے چونکہ شرٹ پہن رکھی تھی اس لیے اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔

98

"اپنا ہاتھ جیب سے دور رکھو مسٹر۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی شرواپ کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا بجلی کی سی تیزی سے گھومتا ہوا اس آدمی کے بازو پر پڑا اور وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔

"اسے ختم کر دو ٹائیگر۔ یہاں کام صرف اس شرفو سے ہے۔" جو انانے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو

ٹائنگر کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار کوڑا اس آدمی کی گردن سے لپٹ کر جب واپس آیا تو اس آدمی کے حلق سے خرخرہٹ کی آواز نکلی اور اس کے جسم نے اس انداز میں تڑپنا شروع کر دیا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری کے منہ سے خرخرہٹ کی آوازیں نکلتی ہیں۔ جبکہ شرفو ہونٹ بھینچنے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

”تم دونوں میری توقع سے زیادہ ہوشیار ہو۔ بہر حال اب تم زندہ یہاں سے بچ کر نہ جاسکو گے۔“۔۔۔۔۔ شرفو نے کرخت لہجے میں کہا۔

[illegible]

باز وہ بجلی کی سی تیزی سے شرف کی پشت پر پڑے اور شرف نواس بار چختا ہوا منہ کے بل ایک دھماکے سے نیچے گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ ایک بار پھر کسی سپرنگ کی طرح اچھل کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ جو ان کے ممکنہ حملے سے بچنے کے لیے تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

”بس اب مہلت ختم۔ تم نے بہت اچھل کود کر لی ہے۔“ جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح جوانا نے بھاری بھر کم وجود کے باوجود آگے کی طرف چھلانگ لگائی۔ شرفو نے اس کے اس حملے سے بچنے کے لیے تیزی سے دائیں طرف غوطہ مارا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کا جسم نیچے گر کر تیزی سے سمٹ رہا تھا۔ جوانا اب اطمینان سے آگے بڑھا۔ اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور دوسرا اس کے سر پر رکھ کر اس نے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں گھمایا اور اس کے ساتھ ہی شرفو کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے غبارے میں سے ہوا نکلتی ہے اور اس کا انتہائی تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ نارمل ہوتا گیا لیکن اب اس کا جسم بے حس و حرکت ہو چکا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا تیزی سے مڑا لیکن کمرے میں ٹائیگر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب مشین پستل تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں وہی

"اوہ۔ یہ اچھا ہوا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو؟" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دھوبی گھاٹ والے اڈے سے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے تم وہیں رکو میں ڈاکٹر کو لے کر تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں"۔ کالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

104

"اچھا"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون آف کر دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ اچھا ہوا کہ کالو خود یہیں آ رہا ہے"۔ ٹائیگر نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس نے تو آنا ہی تھا کیونکہ شرفواس کا چہیتا ہے۔ بہر حال اب ان دونوں کو پکڑ کر ان سے اس ناگور کے سارے علاقے کے بارے میں تفصیل معلوم کر کے یہاں جنرل آپریشن کریں گے"۔۔۔۔۔ جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ باہر۔ ہمیں پوری طرح محتاط رہنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے استاد کالو اپنے ساتھ دو چار مدد معاش بھی لے آئے"۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور اس بار جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر باہر آ کر ان دونوں نے نیچے تہ خانے سے ضروری اسلحہ اٹھایا اور پھر ایسی جگہوں پر چھپ کر کھڑے ہوئے نصف گھنٹہ ہوا تھا کہ باہر کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کافی سارے لوگ کاروں کے دروازے کھول کر نیچے اترے ہوں اور چند لمحوں بعد لکھت فضا میں سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی تین اطراف سے کئی خوفناک میزائی اڑتے ہوئے اس عمارت سے ٹکرائے اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور ٹائیگر اور جوانا دونوں کو یہ محسوس ہوا جیسے یہ میزائی ان کے سروں پر پھٹے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہنوں میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ آخر کار ان بدمعاشوں کے ہاتھوں موت کا شکار ہو گئے ہیں۔

ایک بڑے سے کمرے میں مہانگی جہازی ساز کی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد لیکن دبے پتلے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر مکاری اور عیاری کے ساتھ ساتھ خباثت بھی نمایاں تھی۔ اس کے سر کے بال کافی بڑے تھے اور انہیں پیشانی سے سر کے پچھلے حصے کی طرف الٹا کر جمایا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی تنگ پیشانی بھی کافی چوڑی نظر آ رہی تھی۔ اس کے دائیں گال پر ایک بڑا سیاہ رنگ کا تل تھا

105

اور بائیں گال پر نیلے رنگ کا ستارہ کھدا ہوا تھا۔ یہ استاد کالو تھا۔ ناگور کا بے تاج بادشاہ۔ میز پر کئی رنگ کے فون سیٹ رکھے ہوئے تھے اور استاد کالو نے باقاعدہ گہرے رنگ کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا اور تیز سرخ رنگ کی ٹائی لگائی ہوئی تھی۔ کوٹ کی اوپر والی جیب میں سرخ رنگ کا تہہ شدہ رومال تھا۔ اپنے انداز سے وہ

میں انتہائی بے دردی سے قتل عام کر دیا تھا۔ بہر حال وہ ٹاگور میں ہمارے سیٹ اپ کے خلاف کام کر رہے تھے کہ اچانک مجھے اطلاع ملی کہ ان دونوں نے ایک مقامی بد معاش بھولا کے کلب میں داخل ہو کر وہاں بھولا کو ہلاک کر دیا ہے اور وہاں شرفو کا چھوٹ بھائی کرامت بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ میں نے شرفو سے بات کی تو شرفو نے مجھے بتایا کہ اسے کرامت کی ہلاکت کی اطلاع مل چکی ہے اور اس کے آدمی ان دونوں کو تلاش کر رہے ہیں اور اس نے اپنے آدمیوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ نہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر کے دھوبی گھاٹ والے اڈے میں لے جا کر زنجیروں میں جکڑ دیں کیونکہ شرفو اپنے ہاتھوں سے اپنے بھائی کی موت کا انتقام ان دونوں سے لینا چاہتا تھا۔ میں چونکہ شرفو کی فطرت سے واقف تھا اس لیے میں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ پھر اچانک مجھے شرفو کی کال ملی لیکن میں نے پہچان لیا کہ یہ شرفو نہیں بول رہا۔ میں نے وائس چیکنگ کرنے والی مشین آن کر دی تو یہ بات کفرم ہو گئی کہ بولنے والا شرفو

107

نہیں ہے البتہ کال دھوبی گھاٹ والے اڈے سے ہی ہو رہی تھی۔ میں نے اس آدمی کو کہہ دیا کہ میں خود آ رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ دھوبی گھاٹ والے اڈے میں، میں نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپریشن روم میں جا کر وہاں کی چیکنگ کی تو سکرین پر سب کچھ صاف نظر آ گیا۔ شرفو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی بے دردی سے کوڑے برسائے گئے تھے اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو چکے تھے اور وہاں وہی دونوں ٹائیگر اور جونا صحیح سلامت موجود تھے اور وہ میرا انتظار کر رہے تھے تاکہ مجھے پکڑ کر ہلاک کر سکیں۔ جس پر میں نے ٹوٹی کو حکم دے دیا۔ کہ دھوبی گھاٹ والے اڈے کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے اور ابھی اس کی رپورٹ ملی ہے کہ اس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے اور چونکہ وہاں اسلحے کا سٹور بھی تھا اس لیے وہاں ایسی خوفناک تباہی پونئی ہے کہ وہاں لاشوں کے بھی پرزے اڑ گئے ہیں۔" استاد کالوں نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ماریا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے میرے دل میں یہ بتا کر ٹھنڈک ڈال دی کہ آپ نے فوری طور پر شرفو کی موت کا انتقام لے لیا ہے۔" ماریا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ماریا کہ تم شرفو کو پسند کرتی ہو اور تم اس سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن ہمارے پیشے میں موت اور زندگی ہمیشہ ساتھ ساتھ ہیں اس لیے تم زیادہ افسوس مت کرنا۔"۔۔۔۔۔ استاد کالوں نے کہا۔

"مجھے واقعی شرفو کی موت کا افسوس ہوا ہے ڈیڈی لیکن میں نے شرفو سے شادی کا کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ شرفو صرف میرا دوست تھا اور بس۔ وہ عام ذہنی سطح کا آدمی تھا جبکہ میں تو اس سے شادی کروں گی جو بلند ذہنی سطح کا ہو میری طرح۔ اس لیے آپ بے فکر ہیں۔"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا تو استاد کالو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سفید رنگ کے فون کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور استاد کالو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ڈائریکٹ فون تھا اور اس فون کا نمبر صرف بیرون ملک اس کے خاص آدمیوں کو ہی معلوم تھا اس لیے اس فون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال بیرون ملک سے کی جا رہی ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"ڈیڈی بول رہا ہوں استاد کالو ابھی سے۔"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو استاد

کہا۔

"ادہ۔ میں سمجھ گیا لیکن تمہارا یہاں اپنا بھی تو نیٹ ورک ہے۔ تم اس سے کام کیوں نہیں لیتے؟"۔۔۔۔۔
استاد کا لوٹنے کہا۔

"میں نے ساری صورت حال کو اچھی طرح چیک کیا ہے۔ اسلحے اور منشیات کی سپلائی میں زمین آسمان کا فرق ہے اس لیے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میرا نیٹ ورک اس پر اس انداز میں کامیابی سے کام نہیں کر سکتا جس طرح تم کام کرتے ہو۔" ڈیسی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے اگر تمہیں کوئی فائدہ ہوتا ہے اور ہمیں کوئی نقصان نہیں ہوتا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" استاد کا لوٹنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر تیار رہنا میں ایک ہفتے بعد تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا اور پھر کام آگے بڑھائیں گے"۔۔۔۔۔
ڈیسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں"۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے ریسپورر رکھ دیا۔

"یہ خصوصی سپلائی کسی اسلحے کی ہوگی ڈیڈی؟"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا کیونکہ کالو ماریا نیکی وجہ سے ہی لاؤڈ رکا
بٹن آں کر دیا تھا اس لیے ماریا ڈیسی اور کالو کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سن رہی تھی۔ وہ ڈیسی کو
بھی اچھی طرح جانتی تھی اور ڈیسی بھی اس سے اچھی طرح واقف تھا اور چونکہ سارے عملی کام ماریا ہی کرتی
تھی اس لیے ماریا

110

نے پوچھا تھا۔

"جیسی بھی ہوگی بہر حال ہمارے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کالو نے جواب دیا تو ماریا نے
ثبات میں سر ہلا دیا۔

جوزف رانا ہاؤس میں اپنے مخصوص کمرے میں موجود تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو
جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ اٹھ کر اپنے کمرے سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا رانا ہاؤس کے آپریشن روم
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تیز سیٹی کی آواز ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ آواز
سپیشل کاشن کی ہے اور سپیشل کاشن جو انکا کے پاس تھا۔ جوزف نے اسے یہ سپیشل کاشن اس لیے دیا تھا کہ اگر کبھی
اسے جوزف کی مدد کی ضرورت پڑ جائے اور وہ اس پوزیشن میں ہو کہ اسے کال بھی نہ کر سکتا ہو تو وہ اس سپیشل
کاشن کی رسیونگ مشین میں موجود دارالحکومت کے نقشے کی مدد سے وہ اس سپاٹ کو بھی چیک کر لے گا جہاں
جوانا موجود ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ سیٹی کی مخصوص آواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا کو اس کی مدد کی ضرورت پیش
آ گئی ہے۔ آپریشن روم میں داخل ہو کر وہ دیوار کے ساتھ کھڑی ایک قد آدمی مشین کی طرف بڑھا جس پر

سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے کئی بٹن پر پریس کئے تو جلتا بجھتا بلب بند ہو گیا البتہ مشین کی سکریں پر ایک نقشہ ابھر آیا جس پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ یہ نقطہ اس جگہ کی نشان دہی کر رہا تھا جہاں جوana موجود تھا۔ جوزف نے غور سے اس علاقے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"ٹاگور کا مغربی حصہ۔ دھوبی گھاٹ کے قریب"۔ جوزف نے غور سے سکریں پر موجود تفصیلی نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین آف کیا اور پھر اس نے رانا ہاؤس کے خود کار حفاظتی نظام کو آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے ٹاگور علاقے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس

111

نے سوچا تھا کہ وہ عمران کو اطلاع دے کر جائے لیکن اس نے اس لیے ارادہ بدل دیا تھا کہ جوana بغیر کسی شدید ترین خطرے کے اسے کاشن نہیں دے سکتا تھا اور عمران کو اطلاع دینے میں بہر حال وقت لگ سکتا ہے اس لیے اس نے رانا ہاؤس کا خود کار نظام آن کیا اور پھر ٹاگور علاقے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی خاصی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ ٹاگور علاقے میں داخل ہو چکا تھا۔ وہ چونکہ پہلے بھی کئی بار اس علاقے میں آچکا تھا اس لیے اسے معلوم تھا کہ دھوبی گھاٹ کس علاقے میں واقع ہے۔ یہ دھوبی گھاٹ کسی زمانے میں باقاعدہ آباد تھا کیونکہ یہاں سے ایک بڑی نہر گزرتی تھی جس کے پانی سے دھوبی پڑے دھوتے تھے لیکن پھر نہر بند ہو گئی تو اس کے ساتھ ہی دھوبی گھاٹ بھی ختم ہو گیا۔ لیکن اس علاقے کا نام دھوبی گھاٹ ہی رہ گیا تھا اور یہ علاقہ چونکہ ٹاگور کے آباد علاقے سے کافی دور تھا اس لیے یہاں باقاعدہ آبادی نہ تھی البتہ اکادکا مکانات وغیرہ بنے ہوئے تھے۔ سکریں پر اس نے اس جگہ کو خاص طور پر چیک کیا تھا جہاں نقطہ جل بجھ رہا تھا اس لیے اسے یقین تھا کہ وہ اس سپاٹ پر بغیر کسی سے کچھ پوچھے پہنچ جائے گا۔ جہاں جوana موجود ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ اس جگہ پہنچا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں ایک کافی بڑے مکان کا ملبہ موجود تھا اور یہ ملبہ کافی وسیع علاقے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس میں سے ابھی تک دھواں نکل رہا تھا۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اس ملبے کے قریب کاررو کی اور پھر نیچے اتار کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا اس ملبے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی چھٹی حس نے اسے بتا دیا تھا کہ جوana یقیناً اس ملبے کے نیچے دب چکا ہے لیکن کہاں ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ وہ ادھر ادھر ملبے کو ہاتھوں سے ہٹا کر چیک کر رہا تھا کہ اچانک ایک جگہ اسے ایک آدمی کی لات دکھائی دی۔ اس نے تیزی سے وہاں سے ملبہ ہٹانا شروع کر دیا اور دوسرے ہی لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ یہ ٹائیگر تھا جو ملبے میں دب ہوا تھا۔ اس نے ٹائیگر کو باہر نکالا اور پھر اس کی ناک اور منہ میں بھری ہوئی مٹی کو انگلیوں کی مدد سے نکالا تو ٹائیگر کا سانس بہاں ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے جلدی سے اس کے سینے پر مخصوص انداز میں مالش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کا سانس بحال ہو گیا تو وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے ادھر ادھر ملبہ ہٹانا شروع کر دیا کیونکہ ٹائیگر کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ جوana بھی یہاں کہیں قریب ہی موجود ہوگا۔ اس جگہ جہاں ٹائیگر دب ہوا تھا ملبہ کافی کم تھا جبکہ اس سے کچھ فاصلہ پر ملبے کا ایک اونچا ڈھیر تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے جوana کو ڈھونڈ نکالا۔ وہ

صاف ہو جائے گا اور وہاں کے شریف لوگ اطمینان کا سانس لیں گے۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں اکیلا بھی یہ کام کر لوں گا۔" جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کالوسا منے نہیں آتا بلکہ خفیہ رہتا ہے اس لیے تمہاری نسبت ٹائنگر سے زیادہ آسانی سے تلاش کر سکتا ہے۔ جب یہ تلاش کر لے تو پھر تم نے اس کو پکڑنا

ہے۔۔۔۔۔۔ جوزف نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے جوزف میں کافی دیر سے تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔ مجھے بعض اوقات حیرت ہوتی ہے کہ تم جو سوائے وچ ڈاکٹروں، جنگل، جانوروں اور دیوتوں کے علاوہ اور کوئی بات ہی نہیں کرتے کیسے ایسی عقلمندانہ باتیں کرتے ہو۔

118

اب تم نے جس انداز میں جوانا سے بات کی ہے یہ انداز بالکل عمران صاحب جیسا ہے۔۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں تو باس کا غلام ہوں اور آقاؤں کا اثر بہر حال غلاموں میں آ ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں خود بعض اوقات اس کی باتیں سن کر پاگل ہو جاتا ہوں اور مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ کوئی اور جوزف ہو اس کی توجہ ہی بدل جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"مجھے وچ ڈاکٹر شاشان نے ایک بار بتایا تھا کہ کوا اگر عقاب کے ساتھ پرورش پائے تو اس کوے میں بھی عقابوں جیسی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں اور میں وہی کوا ہوں جو باس جیسے عقاب کے ساتھ رہتا ہوں۔" جوزف نے کہہ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔

استاد کا لو اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے بہت سے فونز میں سے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا لیکن کال اندرون ملک سے ہی کی جاسکتی تھی جبکہ میز پر ایک ایسا فون بھی تھا جو ڈائریکٹ تو تھا لیکن اس پر کال صرف بیرون ملک سے ہی کی جاسکتی تھی۔

"لیس کالو بول رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ استاد کالو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سٹیفن بول رہا ہوں استاد کالو رابنسن کلب سے۔" دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ادہ۔ تم سٹیفن۔ تم نے کیسے کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص بات؟" استاد کالو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائنگر تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر

دوں۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو استاد کالو بے اختیار مسکرا دیا۔

"کب کی بات کر رہے ہو؟"۔۔۔۔۔۔ استاد کالو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے کی۔ کیوں؟"۔۔۔۔۔ سٹیفن نے جواب دیا تو استاد کا لو بے اختیار نرس دیا۔

"کیا اب تم نے خواب دیکھنا تو شروع نہیں کر دیا سٹیفن۔ ٹائنگر کو تو ہلاک ہوئے تین چار روز ہونے والے ہیں اور اسے ہلاک بھی میں نے کر لیا ہے اور یہ بات کنفرم ہے؟"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"پھر تمہیں یقیناً تمہارے آدمیوں نے غلط اطلاع دی ہے۔ ٹائنگر زندہ سلامت موجود ہے۔ مجھ سے زیادہ اسے کون جانتا ہوگا اور میں آدھا گھنٹہ پہلے اس سے مل چکا ہوں"۔۔۔۔۔ سٹیفن نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا تو استاد کا لو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو؟"۔ استاد کا لو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سو فیصد درست استاد کا لو۔ تم جانتے ہو کہ میں غلط بات نہیں کیا کرتا اور پھر مجھے اس معاملے میں غلط بیانی کرنے کا کئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ میں نے تو صرف تمہیں اس لیے کال کر کے آگاہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ میرے انتہائی وسیع کاروباری تعلقات ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ ٹائنگر تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سٹیفن نے کہا۔

"ہونہر۔ ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں اسے۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے اطلاع دی"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسپورر کھ کر ایک فون کا ریسپورر اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پر لیس کر دیئے۔

"لیس باس"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"آسٹر سے بات کرو"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ریسپورر اٹھالیا۔

"لیس"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"آسٹر سے بات کریں باس"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو میں استاد کا لو بول رہا ہوں نا گور اسے"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"اوہ۔ استاد کا لو تم۔ کیسے کال کیا ہے مجھے۔ کیا کوئی خاص کام ہے؟"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

120

"ہاں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم ٹائنگر سے واقف ہو؟"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"ٹائنگر۔ ہاں وہ تو ریز مین دنیا میں خاصا معروف آدمی ہے۔ اچھی طرح جانتا ہوں"۔۔۔۔۔ آسٹر نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کا علم ہے تمہیں؟"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نیکیا۔

"ہاں۔ وہ ایک ہوٹل کے کمرے میں مستقل رہائش پذیر ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا ٹائنگر سے کوئی کام ہے تمہیں؟"۔ دوسری طرف سے آسٹر نے کہا۔

"کس ہوٹل میں رہتا ہے اور کس کمرے میں؟"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا تو آسٹر نے اسے ہوٹل کا نام اور کمرے کی تفصیل بتادی۔

"مجھے اس سے کوئی کام نہیں ہے البتہ میری ایک پارٹی اس سے ملنا چاہتی ہے اس لیے میں نے معلومات

حاصل کی ہیں۔ تمہارا شکریہ۔"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسیور رکھا اور پھر ایک اور فون کا ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری لیکن چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"استاد کا لو بول رہا ہوں راسٹر"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا کوئی کام پڑ گیا ہے تمہیں مجھ سے؟"۔ راسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک آدمی کوفتش کرنا ہے"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"لیکن تمہارے پاس اپنے بے شمار آدمی ہیں پھر تم نے مجھ سے کیوں رابطہ کیا ہے؟"۔۔۔۔۔ راسٹر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر کوفتش کرنا ہے اور ٹائیگر دارالحکومت کے ان علاقوں میں کام کرتا ہے اور رہتا ہے جہاں میرے آدمی کم آتے جاتے ہیں اس لیے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ تم بتاؤ کیا تم یہ کام لے سکتے ہو یا نہیں؟"۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"کیوں نہیں لے سکتا۔ ٹائیگر مجھ سے زیادہ اونچے درجے کے کلبوں اور ہوٹلوں میں کام کرتا ہے۔ وہ مجھے خاک

121

سمجھتا ہے اس لیے اس کے خلاف کام کیا جاسکتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے اس کا معاوضہ بھی خاصا ہوگا کیونکہ ٹائیگر انتہائی ہوشیار اور چوکنا آدمی ہے اور اگر میرے آدمی نا کام ہو گئے تو پھر اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ میرا کام ہے۔ اس کے بعد میری اس سے کھلی جنگ شروع ہو جائے گی"۔ راسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معاوضہ تمہاری مرضی کا لیکن کام حتمی ہونا چاہیے اور یہ بھی سن لو کہ میں نے اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے۔ تم ایک کی بجائے دو گروپ کو وہاں بھجوا دو۔ وہ کس کس سے بچ سکے گا"۔ استاد کا لو نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کریں اور وہ جیسے ہی وہ پہنچے اس پر فائر کھول دیں۔ ہاں یہ اچھی ترکیب ہے لیکن معاوضہ پھر تمہیں پچاس لاکھ دینا ہوگا؟"۔۔۔۔۔ راسٹر نے کہا۔

"ٹائیگر کی لاش مجھے بھجوا دینا اور معاوضہ وصول کر لینا"۔ استاد کا لو نے کہا۔

"نہیں اصول کے مطابق آدمی رقم اور آدمی کام کے بعد؟"۔ راسٹر نے کہا۔

"او کے ابھی تمہارے کلب آدمی رقم پہنچ جائے گی لیکن ٹائیگر کو کل صبح کا سورج دیکھنا ہو"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ تم مجھے اس کی رہائش گاہ کی تفصیل بتا دو؟"۔۔۔۔۔ راسٹر نے کہا تو استاد کا لو نے اسے اس ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر کے بارے میں تفصیل بتادی جس میں ٹائیگر رہائش پذیر تھا۔

"ٹھیک ہے اب کام حتمی طور پر ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ راسٹر نے کہا۔

"او کے"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے مطمئن لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ کر اس نے دوسرے فون کا ریسیور اٹھایا اور اپنے آدمی کو پچیس لاکھ روپے راسٹر کلب میں بھجوانے کی ہدایات دے کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ راسٹر جس کے پاس پیشہ ور قاتلوں اور غنڈوں کا ایک پورا گروپ تھا اس ٹائیگر کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

ٹائیگر نے کارا پنی رہائشی ہوٹل کے کمپاؤنڈ کے اندر موڑی اور پھر کار کو پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں

اپنی

مخصوص جگہ پر کار روک کر وہ نیچا اترا ہی تھا کہ اچانک ایک طرف سے ایک لمبے قد کا آدمی اس کی طرف بڑھا۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے؟"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کا ایک ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھا۔

"ہاں۔ کیوں؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مڑ کر کہا ہی تھا کہ اس آدمی کا ہاتھ تیزی سے جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریو اور موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس آدمی کے ہاتھ سے ریو اور نکل کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی لات بھی حرکت میں آئی اور وہ آدمی پنڈلی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر کی دوسری لات اس کی کپٹی پر پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ابھی ٹائیگر سنبھلا ہی تھا کہ اچانک دھماکہ ہوا اور سائیکس کی آواز کے ساتھ ہی ایک گولی اس کی گردن کے قریب سے نکل کر سائیڈ دیوار میں گھس گئی۔ یہ گولی مین گیٹ سے چلائی گئی تھی اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس نے کار کی اوٹ لے لی لیکن اب گولیاں مسلسل چل رہی تھیں۔ ہوٹل میں افراتفری پھیل گئی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے رینگٹا ہوا کار کی عقبی سائیڈ پر پہنچ گیا اور اس نے جیب سے مشین پستل نکال لیا تھا۔ اب گولیاں چلانے والے قریب آ گئے تھے۔ ان کی تعداد دو تھی اور وہ دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھے آ رہے تھے کہ لیکھت ٹائیگر نے ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے تڑا ہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں جو کار کے قریب پہنچ چکے تھے چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ ٹائیگر اچھل کر کھڑا ہو گیا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ریو اور ابھی تک موجود تھا۔ اس نے تڑپتے ہوئے بھی ہاتھ اٹھا کر فائر کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے ایک بار پھر فائر کھول دیا اور تڑا ہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں ایک جھٹکے سے ساکت ہو گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ ٹائیگر تم، یہ کیا ہو رہا ہے؟"۔۔۔۔۔ اچانک مین گیٹ کی طرف سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ ہوٹل کا نیچرالف تھا۔

"مجھ پر اچانک قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ تم دو آدمی بھیجو۔ ایک حملہ آور ادھر بے ہوش پڑا ہے اسے اٹھا کر میرے کمرے میں پہنچا دو"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو رالف دوڑتا ہوا مین گیٹ سے باہر آیا۔ اس

کے پیچھے تین چار آدمی بھی باہر آ گئے۔ یہ ہوٹل کے آدمی تھے اور مسلح تھے۔
"تم پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ اوہ ویری سیڈ۔ کس نے کیا ہے؟"۔ رالف نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ راستہ ختم ہو گیا۔ گڈ ورنہ میں واقعی پریشان تھا کہ جب اس کے آدمیوں کی لاشیں اس تک پہنچیں گی تو اس کا نجانے کیا رد عمل ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے اب لاشیں غائب ہو جائیں گی۔" رالف نے جواب دیا۔
 "اوکے۔۔۔۔۔" ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرڈل دبا کر فون آف کیا۔ کارڈ پر مزید دباؤ ڈال کر اندر گیا اور پھر ریسپور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جوزف۔ جو انا کہاں ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"موجود ہے۔ بات کراؤں؟"۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہیلو۔ جو انا بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جو انا کی آواز سنائی دی۔

"جو انا مجھ پر استاد کا لونے ایک مقامی بدمعاش کے ذریعے قاتلانہ حملہ کرایا ہے لیکن میں نے حملہ کرنے والوں کو بھی ختم کر دیا ہے اور اس مقامی بدمعاش کو بھی"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ استاد کا لو ایک بار پھر ہمارے خلاف حرکت میں آ گیا ہے۔ اس کا پتہ چلا ہے کہ کہاں ہے وہ؟"۔۔۔۔۔ جو انا نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے آفس کا تو پتہ چل گیا ہے لیکن آفس میں وہ کم ہی بیٹھتا ہے البتہ اس مقامی بدمعاش سے اس کے ایک اور اڈے کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ یہ خفیہ جو انا خانہ ہے اور استاد کا لو اب بارہ بجے تک وہیں رہتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہیں اس پر ہاتھ ڈال دیا جائے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

128

"تم کہاں سے بول رہے ہو؟"۔۔۔۔۔ جو انا نے کہا۔

"کینال لنک روڈ کے ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم رانا ہاؤس آ جاؤ پھر یہاں سے اکٹھے چلیں گے"۔ جو انا نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور ریسپور کریڈل پر رکھ کر اس نے کارڈ بھر کھینچا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیرو اس کے لیے چائے کی پیالی تیار کرنے کے لیے کچن میں گیا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے۔ باس میں موجود ہیں یہاں؟"۔ دوسری طرف سے جوزف کی آواز

سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے جوزف۔ اس وقت کیوں فون کیا ہے؟"۔۔۔۔۔ اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا آپ رانا ہاؤس آسکتے ہیں اس وقت؟"۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔
 "کیوں کیا جوانا سے لڑائی ہوگئی ہے اور میں نے آکر صلح کرانی ہے؟"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوانا اور ٹائیگر استاد کا لو کے مین اڈے پر ٹاگورا جانا چاہتے ہیں۔ استاد کا لو اپنے ایک مخصوص اڈے میں ہے جہاں وہ بڑے پینے پر جو اکھیلاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں استاد کا لو پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے آفس میں اس پر ہاتھ ڈالا جائے تاکہ وہاں سے اس کے آدمیوں اور اس کے اڈوں کی تفصیلات معلوم ہو سکیں۔ اس طرح ٹاگورا کی مکمل صفائی آسانی سے کی جا سکے گی لیکن جوانا اور ٹائیگر دونوں بضد ہیں کہ اس استاد کا لو کو ابھی ہر قیمت پر ختم

129

ہونا چاہئے۔ اس لیے میں آپ کو پیشل روم سے کال کر رہا ہوں تاکہ آپ آکر انہیں سمجھائیں۔ میری بات وہ نہیں مان رہے۔"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"تمہاری بات جوانا کو مانتی بھی نہیں چاہئے کیونکہ جوانا سنیک کلرز کا چیف ہے۔ تم نہیں ہو اور چیف جو مناسب سمجھتا ہے وہی کرتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے کریڈل دیا اور پھر ٹون آن پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ جوانا سے بات کراؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیس باس"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا اور پھر ریسور علیحدہ رکھے جانے کی آواز

سنائی دی۔ اسی لمحے بلیک زیرو ہاتھ میں چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ دی جبکہ دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا بیٹھ گیا۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جوانا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"استاد کا لو کے بارے میں کچھ پتا چلا ہے یا نہیں؟"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیس ماسٹر۔ ٹائیگر نے اس کے ایک خصوصی اڈے کے بارے میں پتہ چلا لیا ہے۔ یہ اڈا ایک مکان کے

نیچے تہ خانوں میں واقع ہے اور وہاں استاد کا لورات بارہ بجے تک رہتا ہے۔ ٹائیگر اور میں ابھی وہاں جا کر

اس کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں لیکن جوزف کا کہنا ہے کہ وہاں کی بجائے ہم اس کے آفس جا کر اس کا خاتمہ کریں لیکن میرا خیال ہے کہ ایسے سانپ کو مزید ڈھیل دینے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"تم سنیک کلرز کے چیف ہو اور جوزف صرف ایک رکن۔ پھر اس نے کیوں اعتراض کیا ہے تم پر؟"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"ماسٹر اس نے صرف اپنی رائے دی ہے۔ اعتراض نہیں کیا اور اب تو وہ بھی ساتھ جا رہا تھا کہ آپ کی کال

آگئی"۔۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

130

"اوکے۔ اس نے ساتھ جانے پر آمادگی ظاہر کر کے اپنے حق میں بہتر کیا ورنہ چیف کے حکم پر اعتراض کرنے

اس لیے جیسے ہی جوانا اور ٹائیگر نے استاد کا لوکے آدمیوں کے خلاف کام شروع کیا بلکی ماسک حرکت میں آ گئی اور استاد کا لو سے اس خصوصی سپلائی کے سلسلے میں معلومات مل سکتی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک ریو نے اثبات میں سر ہلادیا۔

جوانا کی کار خاص تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی ٹاگور کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔

"باس نے استاد کا لو کو اغوا کرنے کا حکم دے کر کام خاصا مشکل کر دیا ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"ماسٹر جو کچھ کرتا ہے یا کہتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اس استاد کا لو کی کوئی ایسی اہمیت ہے کہ ماسٹر کو اس سے پوچھ گچھ کی ضرورت پڑ گئی ہے اس لیے اسے بہر حال اغوا ہی کرنا ہے۔۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے لیکن ایسے غنڈوں تک پہنچنے کے لیے خاصی قتل و غارت کرنی پڑتی ہے اور جیسے ہی اسے

132

اطلاع ملے گی وہ کسی خفیہ راستے سے غائب بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر تمہارے ذہن میں کیا ہے۔۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"اب ہمیں استاد کا لو تک اس انداز میں پہنچنا ہوگا کہ جب تک ہم اس تک نہ پہنچ جائیں اسے ہم پر شک نہ پڑ سکے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم وہاں بہر حال اجنبی ہوں گے۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں اس لیے میرا خیال ہے کہ ہم کسی طرح اس استاد کا لو کو اس اڈے سے باہر نکالیں۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ کیوں باہر آئے گا۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"وہ بارہ بجے تک وہاں رہتا ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے وہ اپنی رہائش گاہ پر جاتا ہوگا اس لیے اگر ہم اس اڈے پر جانے کی بجائے اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کریں تو ہم آسانی سے اسے پکڑ سکتے ہیں۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہے۔۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے آفس کا تو علم ہے رہائش گاہ کا نہیں۔ البتہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ کسی پبلک فون پر بوتھ کے پاس روک دو۔ میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار سڑک کے کنارے موجود ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی تو ٹائیگر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز قدم اٹھاتا پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
 "جبار سے بات کرو میں ٹائیگر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
 "اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
 "ہیلو۔ جبار بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
 "ٹائیگر بول رہا ہوں جبار"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
 "اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے؟"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

133

"ٹاگور میں کسی استاد کا لوگو جانتے ہو؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
 "استاد کا لو۔ ہاں کیوں تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
 "مجھے اس سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بتا سکتے ہو تو بتادو؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سوری ٹائیگر، مجھے اس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جبار نے کہا۔
 "سوچ لو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں مفت میں کسی سے کام نہیں لیا کرتا۔ معلومات میں نے بہر حال حاصل کر لینی ہیں؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
 "اوہ تو یہ بات ہے لیکن پھر تمہیں ایک وعدہ کرنا ہوگا کہ اسے تم نے یہ نہیں بتانا کہ میں نے تمہیں اس کے بارے میں کچھ بتایا ہے۔ وہ اس معاملے میں انتہائی سخت واقع ہوا ہے؟"۔۔۔۔۔ جبار نے کہا۔
 "ٹھیک ہے وعدہ لیکن مجھے حتمی معلومات ملنی چاہئیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں دھوکے بازی سے سخت نفرت کرتا ہوں؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھے براہ راست اس کی رہائش گاہ کے بارے میں علم نہیں ہے البتہ اس کی بیٹی ماریا کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ اس سے تمہیں مزید معلومات مل سکتی ہیں"۔۔۔۔۔ جبار نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔
 "اس کی بیٹی ماریا۔ کیا مطلب۔ کیا اس کی بیٹی اس سے علیحدہ رہتی ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیرتھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ رہتے تو وہ اکٹھے ہیں لیکن اس کی بیٹی ماریا زیر زمین دنیا میں اس کی نمبر ٹو ہے اور وہ اس وقت شار کلب میں موجود ہوگی کیونکہ شار کلب ماریا کی ملکیت ہے اور وہ رات گئے تک وہیں رہتی ہے۔ اس وقت بھی وہ یقیناً وہیں موجود ہوگی"۔۔۔۔۔ جبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "کیا تم وہاں فون کر کے کنفرم کر سکتے ہو؟"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

134

"ہاں لیکن اگر تم چاہو تو خود ہی کنفرم کر سکتے ہو۔ میں فون نمبر بتا دیتا ہوں؟"۔۔۔۔۔ جبار نے کہا۔
 "نہیں۔ میں تمہیں دس منٹ بعد دوبارہ فون کر لوں گا۔ تم صرف کنفرم کر لو کہ وہ وہاں موجود ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"او کے لیکن وہ معاوضہ اس کا کیا ہوگا؟"۔۔۔۔۔ جبار نے کہا۔

"فکر مت کرو صبح پہنچ جائے گا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائیگر نے ریسیور بک پر رکھا اور پھر کارڈ نکال کر اس نے واپس جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ کار میں آ بیٹھا۔

"کیا ہوا؟"۔۔۔۔۔ جووانا نے پوچھا تو ٹائیگر نے اسے ساری تفصیل بتادی۔

"یہ تو لمبا کام ہو گیا۔ اگر ہم نے اس کی بیٹی پر ہاتھ ڈالا تو اس تک اطلاع بہر حال پہنچ جائے گی اور پھر شاید وہ اپنی رہائش گاہ بھی نہ جائے"۔۔۔۔۔ جووانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ماریا سے میں خود ہی معلومات حاصل کر لوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں ان چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ ہم سیدھے ٹاگور جائیں گے"۔۔۔۔۔ جووانا نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم بہر حال چیف ہو اس لیے میرے پاس سوائے تمہارے حکم کی تعمیل کے اور تو کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ لیکن باس نے استاد کا لوگو اغوا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ سن لو کہ باس بہر حال اپنے حکم کی تعمیل چاہتا ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو جووانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر مت کرو وہ زندہ ہی رانا ہاؤس پہنچ جائے گا"۔ جووانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھادی۔ ٹائیگر ہونٹ بھیچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھرائے تھے لیکن جب جووانا نے ایک چوک سے کار دائیں ہاتھ جانے والی سڑک پر موڑ دی تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تم کدھر جا رہے ہو۔ ٹاگور اتو اس طرف نہیں ہے؟"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ سٹار کلب تو اسی سڑک پر ہے"۔ جووانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

135

"اوہ۔ تو تم سٹار کلب جا رہے ہو لیکن تم ٹاگور جانے کی بات کر رہے تھے؟"۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ ماسٹر کی دھمکی کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا ہوگا۔ میں سنیک کلرز کا چیف ضرور ہوں لیکن ماسٹر کے سامنے میری کیا حیثیت ہے یہ میں جانتا ہوں"۔۔۔۔۔ جووانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر باس اس استاد کا لو کے اغوا کا حکم نہ دے دیتا تو پھر اور بات تھی۔ بہر حال پہلے مجھے کنفرم کرنا ہے کہ وہ ماریا اس کلب میں موجود بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ بھی تبدیل ہو گیا تھا اور جووانا نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔ ٹائیگر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈالا اور ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جبار سے بات کرو میں ٹائیگر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیس سر۔ ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جبار بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد جبار کی آواز سنائی دی۔

"ٹائنگر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے ماریا کے بارے میں؟"۔۔۔۔۔ ٹائنگر نے کہا۔

"وہ اپنے آفس میں موجود ہے۔ میں نے کنفرم کر لیا ہے۔"

دوسری طرف سے جبار نے جواب دیا۔

"وہ وہاں کیا کہلاتی ہے؟"۔۔۔۔۔ ٹائنگرنے پوچھا۔

"میڈم ماریا"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔ بے فکر رہو معاوضہ پہنچ جائے گا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور ریسیدور ہک سے لٹکا کر اس نے کارڈ

باہر نکالا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ فون بوتھ سے نکل کر کار کی طرف بڑھ گیا۔

136

"کیا معلوم ہوا؟"۔۔۔ جو انانے پوچھا۔

"وہ کلب میں اپنے آفس میں موجود ہے اور میڈم ماریا کہلاتی ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور جو انانے

اخبار میں سر ہلادیا اور کار آگے بڑھادی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹار کلب پہنچ گئے۔ کار انہوں نے پارکنگ ایریا

میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

کلب کا ہال کھپا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن وہاں سب لوگ زیر زمین دنیا کے انتہائی نچلے طبقے کے لوگ تھے۔ جن

میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ایک طرف کانٹر کے پیچھے دو عورتیں اور ایک پہلوان نما مرد موجود تھا۔ عورتیں

ویٹرز کوسروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ وہ مرد ایک اسٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹانینگر اور جوانا پراس کی نظریں

اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

"میڈم ماریا سے کہو کہ دولت آباد سے کو برا آیا ہے۔ ایک بڑا کام لے کر"۔۔۔ ٹائیگر نے کاؤنٹر پر پہنچ کر

خالصا غنڈوں کے سے لہجے میں کہا جبکہ جو انا خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"دولت آباد سے۔ اوہ اچھا۔۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے چونک کر کہا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے سامنے کا ونٹر پر پڑے ہوئے فون کا ریسپورڈ اٹھایا اور نمبر پر لیس کر دیئے۔

"ٹونی بول رہا ہوں میڈم کاؤنٹر سے۔ دولت آباد سے ایک صاحب کو برانامی آئے ہیں۔ وہ آپ سے

ملاقات چاہتے ہیں۔ کوئی بڑا کام ہے اس کے پاس؟"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں

کہا۔

"او کے میڈم"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب سن کر اس نے مودبانہ لہجے میں کہا اور ریسپورر کھ دیا۔

"سائیڈر ابداری میں چلے جائیں آخر میں میڈم ماریا کا آفس ہے۔" کاؤنٹر مین نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات

میں سر ہلایا اور پھر وہ اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ جو انا خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر

میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر دو غنڈے ہولسٹروں میں بھاری ریوا اور لگائے کھڑے تھے۔

"میڈم ماریا نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا۔

"ٹھیک ہے جائیں"۔۔۔ ان میں سے ایک نے کہا تو ٹائٹنگر نے بند دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل

ہو گیا۔ جو اناس کے پیچھے تھا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور اس کی آرائش بھی انتہائی اچھے انداز میں کی گئی تھی۔ سامنے

ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر ایک جوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے کوئی رجسٹر کھلا ہوا تھا۔ اس نے ٹائیگر اور جوانا کے اندر داخل ہونے پر رجسٹر سے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ دولت آباد سے آئے ہیں؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "ہاں اور آپ میڈم ماریا ہیں۔ میرا نام کوبرا ہے اور یہ میرے دوست کنگ مائیکل"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا تشریف رکھیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "کیا یہ کمرہ محفوظ ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"محفوظ ہاں کیوں۔ کیا مطلب؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ ہم نے منشیات کے سلسلے میں ایک بڑی سپائی کی بات کرنی ہے۔
 کیا آپ ہمیں اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کا وقت دے سکتی ہیں؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
 "لیکن میرا تو منشیات یا اس کی سپلائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کو کس نے میرے پاس بھیجا ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ماریا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم نے آپ کے ذریعے آپ کے والد سے بات کرنی ہے۔ آپ کو مفت میں بھاری معاوضہ مل جائے گا۔" ٹائیگر نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔
 "سوری۔ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میرا باپ بھی منشیات سے متعلق نہیں ہے۔" ماریا کا لہجہ یلکھت بدل گیا تھا۔
 "ہمیں معلوم ہے کہ وہ اسلحے کو ڈیل کرتے ہیں لیکن یہ اتنا بڑا کام ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ جب اسے اس کی تفصیلات کا علم ہوگا تو ہولازما تیار ہو جائے گا؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
 "اوہ نہیں۔ وہ انتہائی اصول پسند آدمی ہیں اس لیے آپ پلیز کوئی اور آدمی تلاش کر لیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"ان سے بات تو کر دیکھیں؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔
 "نہیں سوری، اور اب میرے پاس مزید وقت نہیں ہے آپ تشریف لے جاسکتے ہیں"۔ اس بار ماریا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
 "سنو لڑکی تمہاری یہ نازگ سی گردن ایک لمحے میں توٹ سکتی ہے اس لیے اپنی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے جوانا نے یلکھت تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "تم۔ تم مجھے میرے آفس میں ہی دھمکی دے رہے ہو"۔ ماریا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ یلکھت آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باہر موجود دونوں مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ شاید ماریا نے پیر سے کوئٹہ پریس کیا تھا جس کی وجہ سے انہیں اندر کال کیا گیا تھا۔
 "اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو انہیں گولی مار دینا"۔ ماریا نے یلکھت چیختے ہوئے کہا اور ان دونوں نے بجلی

"لیس"۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راگو بول رہا ہوں استاد کا لو۔ کار کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ یہ کار رابرٹ روڈ اوگاسنیمہ کے سامنے ایک بہت بڑی عمارت جسے رانا ہاؤس کہا جاتا ہے اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ میرے آدمی اس عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے راگو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے جو آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے پوچھا۔

"دو آدمی ہیں۔ وہ سنیمہ کے برآمدے میں موجود ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ راگو نے کہا۔

"تم وہاں پہنچ جاؤ۔ میں خود بھی وہیں آ رہا ہوں۔ ہم نے اب اس عمارت پر حملہ کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

143

"ٹھیک ہے استاد"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے راگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کرڈیل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر پر جب ٹون آنے لگ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر کلب"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"استاد کا لو بول رہا ہوں۔ یہاں نصیر ہوگا اس سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا جناب"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"نصیر بول رہا ہوں استاد۔ حکم فرمائیے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"تم دولت آباد میں رہے ہو۔ کیا تم وہاں کے کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے کو برا کہا جاتا ہو؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے کہا۔

"دولت آباد کا کو برا۔ اوہ استاد وہاں تو اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے البتہ یہاں دارالحکومت میں ایک آدمی ٹائیگر ہے وہ کچھ عرصہ قبل اپنے آپ کو دولت آباد کا کو برا کے نام سے متعارف کرتا رہتا تھا لیکن اب وہ کبھی کبھار ہی اس نام کا استعمال کرتا ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے نصیر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس ٹائیگر نے اپنے ایک اکیمری حبشی ساتھی کے ساتھ ماریا کو شار کلب سے اغوا کیا ہے اور مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ ماریا کو رابرٹ روڈ اوگاسنیمہ کے سامنے ایک بڑی عمارت جسے رانا ہاؤس کہا جاتا ہے۔ میں لے جایا گیا ہے اور میں ماریا کو بھی برآمدہ کرنا چاہتا ہوں اور اس کو برائیا ٹائیگر جو بھی اس کا نام ہے اور اس اکیمری حبشی کا انتہائی عبرتناک حشر کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا میڈم ماریا کسی غیر ملکی تنظیم سے متعلق ہے استاد؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نصیر نے کہا تو استاد کا لو بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں۔ کیوں تم نے یہ بات کیوں کی ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لیے استاد کہ ٹائیگر صرف غیر ملکی تنظیموں کے سلسلے میں ہی کام کرتا ہے اور رانا ہاؤس اس کے استاد علی

"ہیں۔۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"یہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں لے کر آفس آ جاؤ۔ میں وہاں موجود ہوں۔ ان سے وہاں تفصیل سے بات چیت ہو جائے گی پوری تفصیل کے ساتھ۔ اس عمران حبشی اور اس نائیکر کو ساتھ لے آنا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں ان سے کوئی معاہدہ کر لوں اور بعد میں کوئی باقی رہ جائے اور وہ میرے خلاف کام شروع کر دے۔"۔۔۔۔۔ استاد کا لونے کہا۔

147

"ٹھیک ہے ڈیڈی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو استاد کا لونے ریسپور کر ڈیل پر رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا ریسپور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پرپریس کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آفس کے سیکورٹی انچارج کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"جیک ماریا کے ساتھ تین یا چار آدمی آرہے ہیں۔ تم نے ان سب کو پیشل آفس میں بٹھانا ہے اور پھر ان سب کو بے ہوش کرنا کر کے انہیں بلیک روم میں زنجیروں سے جکڑ دینا ہے ماریا کو البتہ علیحدہ رکھنا ہے۔ پھر مجھے اطلاع دینا ہے اور سنوویہ لوگ انتہائی ہوشیار اور تیز ہیں اس لیے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"۔ استاد کالونے کہا۔

"میں سمجھ گیا استاد"۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور استاد کا لونے ریسپور رکھ دیا۔
 "تم یہاں پہنچو تو سہی پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"۔ استاد کا لونے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً
 پون گھنٹے کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو استاد کا لونے ہاتھ آگے بڑھا کر ریسپور اٹھا لیا۔
 "ہاں"۔۔۔۔۔ استاد کا لونے کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں استاد۔ حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ میڈم ماریا کے ساتھ تین افراد کا رپر آئے تھے جن میں سے دو مقامی اور ایک دیوہیکل حبشی تھا۔ میں نے میڈم ماریا کو بتایا کہ آپ ان سے سپیشل آفس میں ملیں گے۔ چنانچہ میں نے انہیں سپیشل آفس میں پہنچا دیا اور پھر ریڈر سے میڈم ماریا سمیت سب کو بے ہوش کر دیا گیا۔ ان تینوں کو تو بلیک روم میں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا البتہ میڈم ماریا ویسے ہی سپیشل آفس میں بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟" ----- جیکب نے کہا۔

”ماریا کو ہوش میں لا کر میرے پاس پہنچا دو اور تم ان تینوں کا خیال رکھو۔ انہیں میرے دوسرے حکم تک ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔“ استاد کا لونے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور استاد کا لوٹنے پر ریسپورر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ماریا اندر داخل ہوئی۔

”آؤ ماریا۔ مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ میں تمہیں صحیح سلامت دیکھ رہا ہوں۔“۔۔ استاد کا لونے مار یا کو دیکھ کر

148

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی آپ نے انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا۔ صرف بے ہوش کیوں کیا ہے؟"۔۔۔ ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم چاہتی ہو کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے حالانکہ میرا خیال تھا کہ تم نے عمران سے تعاون کرنے کا وعدہ کیا ہوگا؟"۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے واقعی ان سے مکمل تعاون کے وعدے کئے ہیں ڈیڈی لیکن یہ اس وقت کی بات تھی جب میں ان کے قبضے میں تھی۔ اگر میں ان سے وعدہ نہ کرتی تو وہ مجھے ہلاک کر دیتے لیکن ان لوگوں نے شرف کو ہلاک کیا ہے۔ گو اس وقت آپ نے مجھے یہی بتایا تھا کہ شرف کا انتقام لے لیے گیا ہے اور یہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوا اس لیے اب میں انہیں ہر صورت میں ہلاک کرانا چاہتی ہوں۔" ماریا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ دونوں بار بار مرنے سے کیسے بچ گئے۔ ایک بار تو ان پر قاتلانہ حملہ ہوا اور یہ زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئے۔ چلو یہ فرض کر لیا کہ یہ تندرست ہو گئے لیکن دوسری بار تو اس سارے مکان کو ہی میزائلوں سے اڑا دیا گیا تھا جس میں یہ موجود تھے اور وہاں اس قدر خوفناک تباہی ہوئی تھی کہ کسی کی ہڈیاں تک سلامت نہ بچی تھیں لیکن پھر بھی یہ لوگ زندہ نظر آ رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے کہا۔

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں ڈیڈی کہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے اور یہ کام میں اپنے سامنے کرانا چاہتی ہوں۔" ماریا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو اب یہ لوگ زندہ بچ کر نہ جاسکیں گے۔ تم مجھے بتاؤ کہ وہاں تم سے کیا سلوک ہوا اور کیا پوچھ گچھ ہوئی اور تم نے انہیں کیا بتایا؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے کہا۔

"ڈیڈی جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کافی بڑے کمرے میں ایک کرسی پر ڈاڑھیں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔ ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے اور دوسرا وہ کوبرا سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ دودھ پوہی کل حبشی جن میں ایک میرے آفس میں آیا تھا وہ ایکریمن نژاد تھا جبکہ دوسرا افریقی نژاد تھا۔ وہ عمران اور کوبرا کی کرسیوں کے پیچھے دیووں کی طرف کھڑے تھے۔ اس عمران نے مجھ سے پوچھ گچھ کی۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ بلیک ماسک کی طرف

سے کمپیوٹر انڈیا بارودی سرنگوں کی سپلائی پاکستانی پاکیشیا کب اور کس طرح پہنچے گی۔ میں نے اسے بتایا کہ بلیک ماسک سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اسے تفصیل سے معلوم تھا کہ آپ یہاں بلیک ماسک کی نمائندگی کرتے ہیں جس پر مجھے اعتراف کرنا پڑا لیکن میں نے انہیں بتایا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ بلیک ماسک نے سپلائی کینسل کر دی ہے۔ وہ آپ کے آفس کے بارے میں پوچھتے رہے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے کیونکہ میں کبھی وہاں نہیں گئی۔ پھر نصیر کی کال ٹانگیر کے لیے آ گئی اور پھر اس عمران نے نصیر سے تفصیل سے بات چیت کی اور اس نے نصیر سے یہی بات کی کہ اگر استاد کا بلیک ماسک کے بارے میں تفصیل بتا دے تو وہ مجھے صحیح سلامت اور زندہ چھوڑ دیں گے جس پر نصیر نے انہیں یقین دلایا اور پھر آپ کی کال آ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا اور پھر یہ مجھے ساتھ لے کر یہاں آ گئے۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ آپ کو معلوم ہے۔"۔۔۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہ ٹھیک ہے۔ آواب چل کر انہیں ہوش میں لے آئیں تاکہ انہیں مرنے سے پہلے علم ہو سکے کہ یہ کس کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کی لاشیں تمہارے سٹارکلب کے سامنے پھٹکوا دوں گا تاکہ سب کو پتہ چل سکے کہ تم پر ہاتھ ڈالنے والوں کا کیسا عبرت ناک انجام ہوتا ہے۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے اٹھتے ہوئے کہا اور ماریا نے اثبات میں سر ہلادیا۔

درد کی تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی یہ دھند صاف ہوئی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لی۔ اس کے ذہن میں وہ لحد آ گیا جب وہ ماریا کے ساتھ ایک کمرے میں جا کر بیٹھا تھا کہ چھت سے سرخ رنگ کی روشنی نکلی اور اس روشنی سے پورا کمرہ بھر گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن پر اس طرح اندھیرا چھا گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ جبکہ اب اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ دیوار کے ساتھ فولادی زنجیروں

150

میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کے سامنے کرسیوں پر ماریا اور اس کے ساتھ ایک آدمی موجود ہے جس کے چہرے پر انتہائی خباثت کے تاثرات پوری طرح نمایاں تھے۔ ان دونوں کے پیچھے دو غنڈے کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور ایک آدمی سب سے آخر میں موجود ٹائیگر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ اپنے لباس اور انداز سے وہ بھی غنڈہ ہی دکھائی سے رہا تھا۔

"تو تمہارا نام علی عمران ہے اور تم پانچویں سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتے ہو؟"۔۔۔۔۔ ماریا کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرتے نہیں بلکہ کرتے تھے کے الفاظ استعمال کرو استاد کا لو۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب؟"۔۔۔ اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے اب تم نے مجھے گولی مار دی ہے اس لیے کرتے ہو والی بات ختم ہو گئی۔"۔۔ عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی حقیقت پسند انسان ہو۔ گوتم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ماریا کو کوئی نقصان نہیں دی لیکن تم لوگوں نے ماریا پر ہاتھ ڈال کر ناقابل معافی جرم کیا ہے اور اس جرم کی کم سے کم سزا موت ہے۔ عبرت ناک موت۔"۔۔۔۔۔ استاد کا لوٹنے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور زیادہ سے زیادہ سزا کیا ہے وہ بھی بتا دو۔ ویسے مجھے آج ایک محاورہ کی سمجھ آئی ہے کہ سگ آزاد ہیں اور پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ میں سوچا کرتا تھا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے لیکن آج یہ پتھر بندھ چکے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس محاورے کا اصل مقصد کیا ہے۔ اب دیکھو سنیک آزاد ہیں اور کلر ز بندھے ہوئے ہیں۔"۔۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر میں تو آپ کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ۔"۔۔۔ عمران کی بات ختم ہوتے ہی جوانانہ غراتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی خاموش رہو۔ مجھے استاد کا لو سے دو چار باتیں کر لینے دو۔ شاید پھر اس کا موقع ملے یا نہ ملے اور بزرگ کہتے ہیں کہ جو موقع بھی ملے اسے غنیمت سمجھنا چاہئے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

151

"تم مجھ سے یہی پوچھنا چاہتے ہو کہ بلیک ماسک کی سپلائی کب پاکیشیا آئے گی تو میں تمہیں بتا دوں کہ بلیک ماسک کی سپلائی کینسل کر دی گئی ہے"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ شاید سگ ما مطلب ہی نہ جانتا تھا ورنہ اگر عمران سگ کی بجائے کتے کا لفظ بول دیتا تو شاید استاد کا لو اب تک غصے سے پاگل ہو چکا ہوتا۔

"یہ بات تو ماریا نے بھی مجھے بتائی تھی لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ بات غلط ہے کیونکہ اتنی بڑی سپلائی وہ صرف خوف کی وجہ سے کینسل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے لامحالہ اس کے لیے کوئی نیا انتظام کیا ہوگا۔ تم مجھے اس انتظام کے بارے میں بتاؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کی انگلیاں اس دوران کلائیوں کے گرد موجود فولادی کڑوں کے پٹس وں کو ٹٹول کر ان پر جم چکی تھیں۔ اس کے دونوں بازوؤں کے گرد کڑے تھے جن کے ساتھ منسلک فولادی زنجیریں دیوار میں نصب کڑوں میں ڈالی گئی تھیں جبکہ اس کے دونوں پیر کڑوں سے آزاد تھے۔ شاید استاد کا لو اور اس کے آدمیوں کے نقطہ نظر سے صرف ہاتھوں میں فولادی کڑے اور زنجیریں ڈال دینا ہی کافی تھا۔ عمران نے یہ چیک کر لیا تھا کہ ٹائنگر کی انگلیاں بھی مرکز کڑوں پر موجود ہٹنوں پر جمی ہوئی تھیں جبکہ جوانانے اپنے دونوں بازوؤں کو اس انداز میں آگے کی طرف کر رکھا تھا کہ جیسے وہ جھٹکاس دے کر ان زنجیروں کو کڑوں سمیت دیوار سے نکال دینا چاہتا ہو۔

"کوئی انتظام نہیں ہے اب مزید بات چیت ختم۔ میں نے تمہیں ہوش اس لیے دلایا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہاری موت کس کے ہاتھوں آ رہی ہے اور اب تم تینوں کی لاشیں ماریا کے سٹار کلب کے سامنے سڑک پر پھینک دی جائیں گی تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ ماریا پر ہاتھ ڈالنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے کہا۔

"ڈیڈی یہ شرف کے قاتل ہیں اس لیے انہیں میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی"۔۔۔ ماریا نے اچانک اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اس وقت تو تم کہہ رہی تھیں کہ تمہارے ڈیڈی ہم سے مکمل تعاون کریں گے۔ اب تم خود تعاون سے انکار کر رہی ہو؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس وقت کی بات دوسری تھی"۔۔۔ ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عقب میں کھڑے ہوئے آدمی سے

152

مشین گن لینے کے لیے مڑی ہی تھی کہ عمران نے انگلیوں سے ہٹن پر پریس کر دیئے اور کھڑکھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے ہاتھوں سے زنجیریں کھل کر دیوار سے جا ٹکرائیں۔ زنجیروں کے اس طرح اچانک کھلنے سے وہ سب بے اختیار اچھل پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کے ہاتھوں میں مشین پٹل نظر آیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں کمرہ مشین پٹل کی ٹرٹراہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں

ان مسلح افراد کی تھیں۔ اسی لمحے ٹائیگر نے بھی ہاتھ زنجیروں سے آزاد کر لیے جب کہ جوانا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک زوردار جھکادیا اور ایک ہی جھٹکے سے اس نے دیوار میں نصب دونوں فولادی کنڈے باہر نکال لیے۔ ماریا اور استاد کا لود دونوں حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔ جیسے بجے کسی شعبہ باز کو انتہائی حیرت انگیز شعبہ دکھاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ استاد کا لوو ایسے ہی کرسی پر بیٹھ کا بیٹھا رہ گیا تھا۔ جبکہ ماریا کھڑی ہوئی تھی اور مسلح افراد فرش پر چند لمحے ٹپنے کے بعد ساکت ہو چکے تھے۔

"ٹائیگر تم اور جوانا باہر جا دو اور اس بلڈنگ میں جتنے بھی سانپ موجود ہو اس کا خاتمہ کر دو"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"تم بھی بیٹھ جاو ماریا اور تم دونوں سن لو اگر تم نے معمولی سی بھی حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔۔۔ عمران نے استاد کا لو اور ماریا سے مخاطب ہو کر کہا اور ماریا عمران کی بات سن کر اس طرح کرسی پر گرسی گئی جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اس کا چہرہ یکنخت زرد پڑ گیا تھا۔

"تم۔ تم کیسے آزاد ہو گئے اور یہ مشین پسل۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آ گیا"۔۔۔ استاد کا لو نے رک رک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمی ابھی تلاشی لینے کا فن نہیں جانتے۔ ویسے میں یہاں واقعی اس خیال کے تحت آیا تھا کہ تم سے مذاکرات کر کے غیر ملکی تنظیم پر ہاتھ ڈالوں گا اور تمہاری معافی قبول کر لی جائے گی لیکن یہ میری حماقت تھی کہ میں سانپ کی فطرت کو بھول گیا تھا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا جبکہ اس دوران جوانا اور ٹائیگر دونوں مشین گنیں اٹھائے کمرے سے باہر چکے تھے۔ جوانا کے بازوؤں میں موجود کڑے ٹائیگر نے کھول دیئے تھے۔

"تم اب ہمارے ساتھ کیا سلوک کرو گے"۔۔۔۔۔ اچانک ماریا نے کہا۔

153

"اس کا انحصار تمہارے اپنے رد عمل پر ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معاف کر دو"۔۔۔۔۔ ماریا نے گڑ گڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے باپ سے کہو کہ وہ بلیک ماسک کی سپلائی کے بارے میں تفصیل بتا دے اور پھر اس تفصیل کو کنفرم

کرادے اس کے بعد معافی کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیں چھوڑ دو گے تو میں تمہیں تفصیل بتا سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"وعدہ تو میں نے پہلے ہی ماریا سے کیا تھا لیکن وعدہ خلافی تمہاری طرف سے ہوئی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مجھے سے واقعی غلطی ہو گئی۔ مجھے یہ خیال نہ رہا تھا کہ تم لوگ ہماری طرح کے نہیں ہو بلکہ انتہائی تربیت یافتہ ہو۔ بہر حال اب میں حتمی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ نہ ہی کسی غیر ملکی تنظیم کے لیے کام کروں گا اور نہ ہی تم سے کچھ چھپاؤں گا"۔ استاد کا لو نے کہا۔

"اگر ایسا کرو گے تو فائدے میں رہو گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ سپائی کتنے روز بعد پاکیشیا آنے والی ہے لیکن اس بار سپلائی بلیک ماسک کی بجائے

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا اب بلیک ماسک نے خود سپلائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ استاد کا لو نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ بلیک ماسک کے آدمی سپلائی چراتے ہوئے پکڑے گئے ہیں اور انہیں اکیڑ بیس فوج نے گولی مار دی ہے اور اب وہ بلیک ماسک کا ہیڈ کوارٹر تلاش کر رہے ہیں اس لیے اب یہ سپلائی نہیں ہو سکتی۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔" استاد کا لو نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔

"اوکے اب تم بتاؤ کہ بلیک ماسک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے اس کی رازداری کا خلف لیا ہوا ہے۔ اس لیے میں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ ہمیں زندہ چھوڑ دو گے اس لیے اب تم اپنا وعدہ پورا کرو؟"۔ استاد کا لو نے کہا۔

"ماریا تم کیا کہتی ہو۔ تمہیں یقیناً اس کے بارے میں علم ہوگا؟"۔ عمران نے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔"۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر آفس کی تلاشی لو۔" عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے بڑی سی

آفس ٹیبل کی طرف بڑھائی تھا کہ اچانک استاد کا لو نے بجلی کی سی تیزی سی اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ وہ

شاید اس سے مشین پستل چھیننا چاہتا تھا لیکن دوسرے لمحے میں وہ لکھت چیتا ہوا ہوا میں اچھلا اور سیدھا جونا

کے پیروں میں جا گرا۔ عمران نے اس کے اچھلتے ہی اپنی ایک ٹانگ کو مخصوص انداز میں گھمایا تھا جس کے

نتیجے میں استاد کا لو ہوا میں قلابازی کھا کر چبھتا ہوا ایک دھماکے سے جونا کے سامنے فرش پر جا گرا تھا اور عین

اس لمحے ماریا نے ٹائیگر پر چھلانگ لگا دی تھی لیکن استاد کا لو کی طرح وہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل قالین

پر جا گری تھی۔ جونا نے اپنے سامنے گرے ہوئے استاد کا لو کے سینے پر اپنا پیر رکھ دیا جبکہ ماریا نیچے گر کر ایک

جھٹکے سے سیدھی ہوئی تو اس کی ناک سے خون فوراً کی طرح نکل گیا تھا۔ اس کی ناک کرسی سے ٹکرا کر

پچک سی گئی تھی۔ وہ بری طرح ہاتھ پیر مارنے لگی۔

"اس کو اٹھا کر لے جاو اور اس کی بینڈیج کر۔" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے جھک کر

ماریا کو

اٹھایا اور اسے اٹھائے ہوئے وہ تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے ماسٹر۔ یہ سب سے بڑا سنیک ہے؟"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جونا نے پیر کو دباتے ہوئے کہا۔

استاد کا لو نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ٹانگ پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس کی ٹانگ ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم چیف ہو۔ تم جانو اور تمہارے سنیک۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جونا نے اپنی

ٹانگ کو زور سے جھٹکا دیا اور پچاک کی آواز کے ساتھ ہی استاد کا لو کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ اس کے

ساتھ ہی اس کی بانجوں اور منہ سے خون فوراً کی طرح نکلنے لگ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ مردہ ہو کر نیچے گر

گئے تھے جبکہ اس کے جسم نے دو تین جھٹکے کھائے اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔

"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس نے تو فائل تمہارے ہی پاس بھجوائی تھی لیکن اب کیا کیا جائے قاصد راستہ بھول کر سرسلطان کی طرف جا نکلا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ یہ چاہتے تھے کہ سرسلطان پرسنیک کلرزی کا رکردگی کی دھاک بٹھائی جائے؟"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے کہاں وہ ناک پر کبھی تو بیٹھنے نہیں دیتے دھاک کو کیسے بیٹھنے دیں گے۔ اصل میں ایکریمیا کے چیف سیکرٹری ان کے دوست ہیں اس لیے میں نے ان کے ذریعے یہ فائل ایکریمیا بھجوائی تھی تاکہ اس پرسنجیدگی سے

158

کام ہو سکے اور ویسے ہی ہوا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور سنیک کلرز کے اپنے مشن کا کیا ہوا؟"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بڑے اثر دھا کو جو انانے ہلاک کر دیا ہے جبکہ سانپ سپولیوں کے خاتمے کا کام سرنٹنڈنٹ فیاض کے ذمے لگادیا گیا کیونکہ ناگور واقعی سنیکس کا مسکن بن چکا تھا۔ بہر حال اب وہاں سے تمام اڈے ختم کر دیئے گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام تو پولیس کا ہوتا ہے۔ انٹیلی جنس کا تو نہیں ہو سکتا؟"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"فائل ڈیڈی کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس میں درج تھا کہ ناگور کے علاقے میں موجود ان اڈوں کے ذریعے اسلحے کی سہولت کی جاتی ہے اور اسلحے کی سہولت ک روکنا انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں آتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ قاصد ایک بار پھر راستہ بھول گیا اور فائل سر عبدالرحمن کے پاس پہنچ گئی"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سرنٹنڈنٹ فیاض ویسے تو پکڑائی دے ہی نہ سکتا تھا اور جو تفصیل ان اڈوں کے استاد کا لو کے آفس سے ملی تھی اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ان کا خاتمہ واقعی ضروری ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"لیکن آپ نے یہ سب کچھ بلا ہی بالا کر دیا۔ کم از کم مجھے تفصیل تو بتادیں؟"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے ماریا کے اغوا سے لے کر استاد کا لو کے آفس میں جانے اور وہاں ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتادی۔

"ماریا کا کیا ہوا۔ آپ نے یقیناً اسے زندہ چھوڑ دیا ہوگا؟"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسی بیماری میں مبتلا تھی کہ ایک بار خون اگر اس کے جسم سے نکلنے لگ جائے تو اسے روکا نہیں جاسکتا تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی حتیٰ کہ اسے ہسپتال تک پہنچانے کی بھی کوشش کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکی"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

159

"مطلب ہے کہ اس بار سنیک کلرز نے اپنے مشن کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا مشن بھی انجام دے دیا۔

